Regd. L. No. 5588

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ربوہ

مئی ۱۹۵۱

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

سالانہ چندہ
۶ روپئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ کیلئے!

ادارہ نے یہ اہتمام کیا ہے کہ بہنوں اور بچّوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے بالالتزام دینی مضامین کا سلسلہ مصباح میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا مضمون ہستی باریتعالیٰ عام فہم اور سلیس عبارت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہیگا انشاء اللہ۔ دیگر اہلِ قلم بہنیں بھی اگر اپنی مفید معلومات سے ادارہ کو مستفید فرمائیں تو انکی معلومات شکریہ کے ساتھ ان صفحات میں شائع کی جائینگی۔ انشاء اللہ

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مِصْبَاح

(جلد ۲۳ ـــــ نمبر ۲)

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ۔ ہجرت سنہ ۱۳۳۰ ہش مئی سنہ ۱۹۵۱ء

مُدیرہ

امۃ اللہ خورشید

فہرست مضامین

حضرت مصلح موعود کا درد انگیز پیغام از حضرت امیر المومنین، ۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، ۳

کون اپنی کرے گا غمخواری، عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے، ۳

احادیث النبیؐ "از چالیس جواہر پارے"، ۵

ذکر حبیبؑ، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، ۷

ہمارا قادیان، صبیحہ کوثر، ۸

لاعلمی، (نظم) مصلح الدین احمد صاحب راجیکی، ۹

ہستی باری تعالیٰ، ادارہ، ۱۰

تعدد ازدواج، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ، ۱۲

یاد دہانی، سیدہ طینت جعفری، ۱۵

آمد آمد، (نظم) محمد شفیع صاحب اشرف، ۱۷

ربوہ سے لاہور تک، نصیرہ نزہت، ۱۹

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا، جمیلہ پروین عرفانی، ۲۳

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ، امۃ المجید صاحبہ، ۲۵

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است، مکرم قاضی اکمل صاحب، ۲۷

مجاہد، انوری بیگم صاحبہ، ۲۸

ہمارے اسلاف، انجمن آرا بیگم صاحبہ، ۳۱

سپاسنامہ، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ، ۳۳

نتیجہ ٹریننگ کلاس، " " " ، ۳۶

حفظانِ صحت، طاہرہ صاحبہ بیگم عبد الوہاب صاحب عمر، ۳۷

مدیرہ کی ڈاک، بزم مصباح، دعائے مغفرت، امۃ اللہ خورشید، ۳۸

المائدہ، سیدہ منوّر سلطانہ ملتان چھاؤنی، ۳۹

کشیدہ کاری، سیدہ سعیدہ از پشاور، ۴۰

دعا، ۴۱

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کا ایک درد انگیز پیغام

مسلمانانِ پاکستان کے نام

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا + بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

"مذہبی تحریکیں اصلاحِ نفس، تبلیغ اور قربانی ہی کے ساتھ ہمیشہ غالب آتی رہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اِس وقت تک جو نہیں ہوا وہ اب بھی نہیں ہوگا۔ اور جس ذریعہ سے آج تک خدا تعالیٰ کے پیغام دُنیا میں پھیلتے رہے ہیں اُسی طرح اب بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دُنیا میں پھیلیگا۔

پس اپنی جانوں پر رحم کرتے ہوئے اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہوئے اپنے خاندانوں اور اپنی قوموں پر رحم کرتے ہوئے اپنے مُلک پر رحم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے پیغام کو سُننے اور سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے آپ کیلئے جلد سے جلد کُھل جائیں اور اسلام کی ترقی پیچھے نہ پڑتی چلی جائے۔

ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے مگر اس کیلئے ہم آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔ کیونکہ خدائی ترقیات علاوہ معجزات کے دین کی اشاعت کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں۔ آپ آئیں اور اِس بوجھ کو ہمارے ساتھ مل کر اُٹھائیں جس بوجھ کا اُٹھانا اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

بیشک قربانی اور ایثار اور ملامت اور تعذیب ان سب چیزوں کا دیکھنا اس رستہ میں ضروری ہے مگر خدا تعالیٰ کی راہ میں موت ہی حقیقی زندگی بخشتی ہے اور اس موت کو اختیار کئے بغیر کوئی شخص خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس موت کے اختیار کئے بغیر اسلام بھی غالب نہیں آسکتا۔ ہمت کریں اور موت کے اس پیالہ کو مُنہ سے لگالیں تاکہ ہماری اور آپ کی موت سے اسلام کو زندگی ملے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھر تروتازہ ہو جائے اور اس موت کو قبول کرکے ہم بھی اپنے محبوب کی گود میں ابدی زندگی کا لُطف اُٹھائیں۔ اللّٰھم آمین!" (احمدیت کا پیغام صفحہ ۴۳-۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون اپنی کریگا غمخواری

مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم-اے

اے اُمیدِ سکون و غم خواری! دیکھ! یہ عالمِ ستمگاری
خندہ زن ہے ضمیرِ فطرت پر اہلِ دانش کا ذوقِ بیداری
دلنوازی جمودِ لطف و کرم، دلبری شیوۂ دل آزاری
اُنسیّت انقطاعِ مہر و وفا دوستی اہتمامِ غدّاری
پاسداری بوجہِ نام و نمود غم گساری براہِ عیّاری
منفعل ہے مقامِ عفّت پر جذبۂ عفّت و حیاداری
مطمئن ہے سکوتِ مکر و ریا مضمحل ہے اُمیدِ بیداری

سوچتا ہوں کہ ایسے دور میں آج،
کون اپنی کرے گا غمخواری؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشکردہ حضرت ام داؤد احمد صاحبہ

پھر بڑے دردِ دل سے فرمایا کہ "کل (یعنی ۲۲ جون ۱۸۹۹ء) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم متقی بن جاؤ۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ فرمایا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کرے۔ پھر فرمایا کہ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ فرمایا جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ فرمایا۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحفِ مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ فرمایا۔ میں اس فکر میں ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کر لوں۔ اور بعض دینی کام انہیں سپرد کر دوں اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردارِ دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔"

(صفحہ ۲۱ - ۱۱ اگست ۱۸۹۹ء)

دعا کیا ہے؟

"بعض لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا کرتے تھے۔ جس کے جواب میں ان کو تحریر کیا جاتا کہ دعا کی گئی۔ مگر بعد ازاں وہ دوبارہ لکھ دیا کرتے کہ "کچھ فائدہ نہیں ہوا اور یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو آپ نے دعا نہیں کی یا اگر کی ہے تو توجہ سے نہیں کی۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارہ میں ایک دن عرض کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا رابطہ مستحکم ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالتِ زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقدِ ہمت بن جائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبیؐ

منقول از "چالیس جواہر پارے" مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

تیسری حدیث

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ۔ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَھُوْرًا وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے اندازے کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مالِ غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح:۔ اس حدیث میں ہمارے آقا فداہ نفسی کی پانچ ممتاز خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن سے آپؐ کی ارفع شان اور آپؐ پر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی شفقت کا ثبوت ملتا ہے۔

پہلی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے کہ آپؐ کو ایک مہینہ کی مسافت کے اندازے کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا اور تاریخ اسلام اس بات کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بظاہر کمزوری اور فقر کی حالت کے باوجود ہر دشمن آپؐ کے خداداد رعب سے کانپتا تھا حتّٰی کہ بسا اوقات ایسا ہوا کہ دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی ایک قلیل جماعت لیکر اس کے مقابلہ کے واسطے نکلے تو وہ آپؐ کی آمد کی خبر سنتے ہی بھاگ گیا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ قیصر روم کو ایک تبلیغی خط لکھا تو اس نے آپؐ کے حالات سن کر کہا کہ اگر میں اس نبی کے پاس پہنچ سکوں تو آپؐ کے پاؤں دھونے میں اپنی سعادت سمجھوں۔

دوسری خصوصیت آپؐ کی یہ ہے کہ آپؐ کیلئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی اسے نماز کا وقت آجائے اپنی نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسری قوموں کی طرح اسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اس لئے ضروری تھا کہ تا مسلمانوں کے وسیع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدانہ پروگرام میں سہولت پیدا کی جائے۔ اسی طرح آپ کے لئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنا دی گئی جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تیمم کرکے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ پانی اور مٹی کا جوڑ آدمؑ کی خلقت کے پیش نظر رکھا گیا ہے جو قرآنی محاورہ کے مطابق گیلی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

تیسری خصوصیت آپ کی یہ ہے کہ بخلاف سابقہ شریعتوں کے جن میں غنیمت کے مال کو جلا دینے کا حکم تھا آپ کے واسطے جنگوں میں ہاتھ آنیوالا مالِ غنیمت حلال کیا گیا جس میں یہ حکمت ہے کہ ایک تو قوموں کے اموال یونہی ضائع نہ ہوں اور دوسرے ظالم لوگوں کو یہ سبق دیا جائے کہ اگر تم دوسروں پر دست درازی کرو گے تو تمہارے اموال تم سے چھین کر مظلوموں کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں گے۔ اور تیسرے یہ کہ اسلامی غزوات میں کمزور مسلمانوں کیلئے مضبوطی کا سامان پیدا کیا جائے۔

چوتھی خصوصیت آپ کی یہ ہے کہ آپ کا شفاعت کا ارفع مقام عطا کیا گیا ہے۔ شفاعت کے لفظی معنے جوڑ کے ہیں اور اصطلاحی طور پر اس سے مراد عام دعا نہیں ہے بلکہ وہ مخصوص مقام مراد ہے جس میں ایک محبوبِ خدا اپنے دوہرے تعلق کی بناء پر یعنی ایک طرف خدا کا تعلق اور دوسری طرف بندوں کا تعلق خدا کے حضور سفارش کرنیکا حق حاصل کرتا ہے۔ اور اِس سفارش کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے خدا میں ایک طرف تیرے ساتھ اپنے خاص تعلق کا واسطہ دے کر اور دوسری طرف تیری مخلوق کے لئے یا فلاں مخصوص فرد کے لئے اپنے قلبی درد کو تیرے سامنے پیش کرکے تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ اپنے اِن کمزور بندوں پر رحم فرما اور انہیں بخش دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی تو اسوقت وہ تمام دوسری طرفوں سے مایوس ہو کر میرے پاس آئیں گے اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کرونگا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

پانچویں خصوصیت آپ کی یہ ہے کہ جہاں گذشتہ نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف آئے تھے وہاں آپ ساری دُنیا اور ساری قوموں کے واسطے مبعوث کئے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خصوصیت اور بہت بڑا امتیاز ہے جس کے نتیجہ میں آپ کا خدا داد مشن ہر قوم اور ہر مُلک اور ہر زمانہ کے لئے وسیع ہو گیا۔ اور آپ خدا کے کامل و مکمل مظہر قرار دیئے گئے۔ یعنی جس طرح ساری دُنیا کا خدا ایک ہے اسی طرح ساری دُنیا کا نبی بھی ایک ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ

(۱) ایک دفعہ مَیں نے حضورؑ کے فرمانے سے ایک مضمون لکھ کر جو بائیبل کے متعلق تھا حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ دیکھ کر فرمایا۔ اس کے اُوپر السلام علیکم لکھنا چاہیئے تھا۔ حضورؑ نے قلم لے کر اپنے ہاتھ سے اُس پر السلام علیکم لکھ دیا۔

---

(۲) سنہ ۱۹۰۶ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے عاجز بھی ہمرکاب تھا۔ میاں تاج الدین صاحب کے مکان پر حضورؑ کا قیام ہؤا۔ ایک رات گذرنے پر صبح کے وقت مَیں حضورؑ کے کمرہ میں اِس ارادے سے داخل ہؤا کہ حضورؑ رات جس برتن میں پیشاب کرتے رہے وہ مٹی کا برتن اُٹھا کر خالی کر دوں اور پھر برتن وہاں رکھ دوں۔ ابھی میرا ہاتھ اُس برتن تک نہیں پہنچا تھا کہ حضورؑ جلدی سے چارپائی سے اُٹھے اور برتن اُٹھا کر خود ہی کھڑکی سے باہر پیشاب گرا دیا اور فرمایا۔ ”آپ تکلیف نہ کریں مَیں نے خود ہی پیشاب گرا دیا ہے۔“

---

(۳) ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہؤا کہ اُن کی کچھ شکایت حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کی ہے۔ اِس خبر کو پاکر مولوی صاحب بہت برافروختہ ہوئے۔ ان کی طبیعت میں زود رنجی اور غصہ بہت ہے۔ بہت خفا ہو کر انہوں نے ایک خط رنجش کا حضرت صاحبؑ کی خدمت میں لکھا۔ حضورؑ وہ خط پڑھ کر باہر تشریف لائے۔ اتفاق سے اُس وقت مَیں اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بھی مولوی محمد علی صاحب کے اُس کمرہ میں موجود تھے جو اُن کی نشست گاہ تھی۔ یہ چھوٹا سا کمرہ مسجد مبارک کے ساتھ ملحق ہے۔ حضورؑ تشریف لائے اور اس کمرہ میں آکر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ”تم یہ خیال نہ کرو کہ مَیں نے کوئی تمہاری شکایت سُنی ہے۔ تم اِس معاملہ میں مجھے بہرہ سمجھو۔ اگر کوئی شکایت کرتا بھی ہے تو مَیں گویا کہ سُنتا ہی نہیں پھر اس کا اثر کیا ہونا ہے۔“ اسکے بعد یہ بھی فرمایا کہ ”جس طرف مَیں آپ کو لیجانا چاہتا ہوں اُدھر تو ابھی آپ کا مُنہ بھی نہیں۔“

---

(۴) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب چھوٹی عمر میں ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ بُخار تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کے وقت صاحبزادہ صاحب کی صحت کے واسطے دُعا کرنے کیلئے نماز میں مصروف ہو گئے۔ قریبًا چار یا پانچ رکعت پڑھی ہونگی کہ حالتِ کشفی میں میاں شریف احمد صاحب دکھائے گئے کہ تندرست سامنے کھڑے ہیں۔ تب آپؑ نے سلام پھیر دیا اور نماز ختم کر دی اور فرمایا۔ ”دُعا قبول ہو گئی“ اُسی دن میاں شریف احمد صاحب تندرست ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا قادیان

سیدہ صبیحہ کوثر بنت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

آج اپنی پیاری بستی سے جبراً جُدا ہوئے چار سال کا عرصہ بیت چکا ہے مگر افسوس ابھی تک واپسی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ظالموں نے بڑے بڑے ظلم کئے، بڑے بڑے ستم ڈھائے لیکن یہ ظلم سب سے بڑا ہے اِسکو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ زخم ایسا کاری ہے جو صرف دیارِ محبوب کے دیدار سے ہی مندمل ہو سکتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین ہے۔ دُنیا ٹل سکتی ہے لیکن خدا کی بات اٹل ہے وہ ہو کر رہیگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات میں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جلدی ہمیں قادیان لیجانیکے اسباب مہیا فرمائے گا۔ بڑے بڑے انقلابات آئے ہیں مگر یہ جو قادیان سے نکلنے کا انقلاب آیا ہے ہمارے لئے ناقابلِ فراموش انقلاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر دی تھی کہ آپ کی جماعت کے لئے قادیان سے ہجرت مقدر ہے وہاں یہ بھی فرمایا تھا۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ کہ ہم تمہیں ضرور واپس قادیان لے چلیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے تئیں اس وعدہ کے مستحق بنائیں اور جو ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے ہم پر ڈالی ہے اُسے پُورا کریں۔ وہ ذمہ داری دو قسم کی ہے، ایک یہ کہ ہم اسلام کے احکام پر پُورا اُتریں۔ ہماری رفتار، ہماری گفتار اور ہماری ہر حرکت و سکون سے ظاہر ہو کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ہو گئے۔ اُس کی مرضی پر بِک گئے، جو کچھ اپنا ہو سکتا ہے وہ خدا کے لئے ہو جائے یعنی ہم سچے مسلمان ہو جائیں، کوئی کام اپنی خواہش کے مطابق نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، ہمارا چلنا پھرنا اور ہمارا کھانا پینا اور ہمارے سارے کاروبار ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہم دوسروں کو بھی مسلمان بنائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قول اور اپنے فعل میں نیک تبدیلی پیدا کریں محض زبان کی تبلیغ سے یہ نیک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی جبتک کہ نیک نمونہ ساتھ نہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"دیکھو آنحضرت صلعم کی جماعت تھی انہوں نے بیشمار فتوحات پائیں مگر کس لئے اسلئے کہ بمنزلہ جانِ احد ہو گئے ..... اس گھر کو بتوں سے صاف کرو تا یہ خدا کا گھر کہلائے۔ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ یعنی میرے گھر کو فرشتوں کیلئے پاک کرو۔ انسان کا دل خدا کا گھر ہے۔ یہ خدا کا گھر اُسوقت کہلائیگا اور اُسوقت فرشتوں کا طواف گاہ بنیگا جب اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ سے پاک صاف ہو جبتک انسان کا دل صاف نہو اسکی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہو کہ بوجہ مخالفت دُنیا سے بھی رہے اور دین سے بھی خالی چلے جاؤ کسی کو کیا معلوم کہ کون آئیگا مُوتا موتی لگ رہی ہے توبہ و خشوع و خضوع سے کام لو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا علمی

مُصلح الدین احمد [illegible] راجیکی

کون جانے کہ غمِ دل کی دوا ہے کہ نہیں — میری آہوں میں کوئی آہِ رسا ہے کہ نہیں
آتشِ قہر کو جو گلشنِ رضواں کر دے — میرے اعمال میں وہ نامِ خدا ہے کہ نہیں
جسکے اک جرعہ سے جی اُٹھتے ہیں مرنیوالے — ساغرِ شوق میں وہ آبِ بقا ہے کہ نہیں
جس سے وابستہ ہے معمورۂ اُلفت کی سحر — میرے مقسوم میں وہ ماہ لقا ہے کہ نہیں
عرش تک جسکی گدازش سے پگھل جاتا ہے — سجدۂ ہجر میں وہ کرب و بلا ہے کہ نہیں
رہروِ ماندہ کو لے آئے جو منزل کی طرف — میری قسمت میں وہ آوازِ درا ہے کہ نہیں
آہوئے ناز کو جو بسمل و مجروح کر دے — ترکشِ آہ میں وہ تیرِ دعا ہے کہ نہیں

مغفرت جس کے لئے دیدہ براہ ہو مصلحؔ!
میرے عملوں میں کوئی ایسی خطا ہے کہ نہیں؟

ہستی باری تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنے کیلئے کتاب ہستی باری تعالیٰ، ہمارا خدا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا کیا مطالعہ کیا جائے ذیل میں عام فہم اور مختصر الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ احمدی بہنوں کو اِس قسم کے مضامین پورے غور سے پڑھنے چاہئیں۔ تاکہ وہ جہاں صحیح اسلامی تعلیم سے واقف ہو سکیں وہاں اپنے بچوں کی تربیت میں بھی ان امور کی تعلیم کو مدنظر رکھیں۔

دُنیا میں جتنے بھی مذاہب آئے اُن سب نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو منوایا ہے لیکن اسلام نے جس عظیم الشان صورت میں توحید کو پیش کیا ہے اور جو ٹھوس دلائل اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں اور اس کی توحید کے متعلق پیش کئے ہیں وہ صرف اسی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مختلف سوالات کئے جاتے ہیں۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہمیں کیا ضرورت ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ تا گناہ کم ہو جائیں اور دُنیا میں صُلح و امن قائم ہو جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر خدا موجود ہے تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟ اِس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ آپ کو نظر نہ آنا خدا تعالیٰ کے موجود نہ ہونے کا ثبوت نہیں۔ دوسرا جواب یہ کہ ہر چیز صرف دیکھنے سے تعلق نہیں رکھتی بعض اشیاء اپنے اثرات و علامات سے معلوم کی جاتی ہیں۔ انسان مختلف اشیاء کو مختلف حواس سے پہچانتا ہے۔ کسی چیز کو دیکھ کر، کسی کو چھو کر، کسی کو سونگھ کر، کسی کو سُنکر اور کسی کو چکھ کر۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کے متعلق یہ اصول بتایا ہے کہ " لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ " آنکھیں اللہ تعالےٰ کا ادراک نہیں کر سکتیں ہاں وہ آنکھوں کا ادراک کر لیتا ہے۔ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ کیونکہ وہ لطیف و خبیر ہے۔ اور ہر لطیف شے اسی طرح ہوتی ہے۔ پس لطیف شے کے متعلق یہ کہنا کہ ہمیں نظر کیوں نہیں آتی، درست نہیں۔ اب ذیل میں اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق واقعی دلائل پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) دُنیا کی مختلف قومیں خدا تعالےٰ کے وجود کی قائل ہیں۔ اُن کا خدا کے وجود پر اجماع اللہ تعالےٰ کی ہستی کی زبردست دلیل ہے۔ قرآن مجید میں یہی دلیل پیش کی ہے کہ ہر بستی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کی ہستی کا اعلان کرنے والے آئے ہیں جنہوں نے دُنیا سے خدا کی ہستی کو منوایا ہے۔

(۲) دُنیا کی کوئی چیز بھی اپنی ذات میں مکمل نہیں، بلکہ وہ کسی اور مکمل ہستی کی محتاج ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ مکمل ہستی جس کی دُنیا محتاج ہے اور خود احتیاج سے بالا ہے، خدا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) تمام کائنات پیدا شدہ ہے اور اس پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی صانع موجود ہے۔ کیونکہ جب یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ کوئی شے بغیر صانع کے عالَمِ وجود میں نہیں آسکتی تو دُنیا کا اتنا بڑا کارخانہ کیونکر خود بخود عالَمِ وجود میں آسکتا ہے۔

(۴) دہریہ بھی فطرۃً نیکی یا اچھے کاموں کی خواہش رکھتے ہیں، وہ کس نے اُن کے دل میں رکھدی قرآن مجید میں اسی دلیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے "لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ" مَیں قسم کھاتا ہوں یوم قیامت کی اور مَیں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ درست نہیں۔ پھر فرمایا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ اللہ تعالےٰ نے ہر نفس میں نیکی اور بدی کا الہام کر دیا ہے۔ پس نیکی بدی کا احساس خود خدا کی ہستی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اگر خدا نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک چیز کو نیک اور ایک کو بد کہا جائے۔ جو دل میں آئے لوگ کر لیا کریں۔

(۵) خدا تعالےٰ کے انبیاء اور اولیاء نے بالاتفاق خدا تعالےٰ کی ہستی کو پیش کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں راستباز جو دُنیا میں وقتاً فوقتاً ہوئے ہیں یک زبان ہو کر پکارتے ہیں کہ ایک خدا ہے۔ بلکہ وہ اس سے ہم کلام ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

(۶) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے "کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ" اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ اب واقعات نے ثابت کر دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس حالت میں دعویٰ کیا اور کتنا غلبہ حاصل ہوا۔ اسی طرح گذشتہ تمام انبیاءؑ نے پورے وثوق سے یہ پیش کیا کہ ہمیں خدا نے بھیجا ہے، وہی ہمیں کامیاب کرے گا۔ وہ شدید مخالفتوں کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا دعویٰ کیا۔ دُنیا نے متحد ہو کر آپ کی مخالفت کی، لیکن آپ کامیاب و کامران رہے۔ اِن لوگوں کی کامیابی بتاتی ہے کہ کوئی ایسی بالا طاقت موجود ہے جو اُن کی مدد کرتی ہے، اور وہی خدا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعدّدِ ازدواج

{ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مضمون تعدّدِ ازدواج کے متعلق رسالہ "رفیق حیات" میں چھپا تھا اس کا ایک حصّہ ہمیں ملا ہے جو افادہ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ) }

گذشتہ سے پیوستہ "رفیق حیات" میں محترمہ ہاجرہ بیگم نے ایک مضمون لکھا تھا کہ مرد دوسری شادی کر کے پہلی بیوی کے تمام حقوق فراموش کر دیتے ہیں اور اُن کی تمام تر توجہ نئی بیوی کی طرف ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پہلی بیوی کی اولاد کی تعلیم و تربیت نہیں کی جاتی۔ مَیں نے اس مضمون کی تائید میں گذشتہ رفیق حیات میں کچھ عرض کیا تھا۔ اب اس نمبر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مرد کے ایسے بُرے سلوک کی کیا وجہ ہے؟ کیوں یہ ہوتا ہے؟ کہ مرد اپنی اس بیوی کو جس نے برسوں اُس کے ساتھ وفاداری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ نئی شادی کرتے ہی یکدم بھول جاتا ہے؟ کیا سبب ہے کہ وہ اولاد جس پر یہ جان فدا کرنے کو تیار تھا اب یکلخت اس سے بیزار ہو جاتا ہے اور اپنے جگر کے ٹکڑے کو باہر نکال پھینکتا ہے۔ یہ تغیر یکدم کیوں ظہور پذیر ہوتا ہے؟

یہ ایک جواب طلب سوال ہے۔ اُمید ہے کہ وہ بہنیں جو تعددِ ازدواج کی شاکی ہیں اس کا کوئی شافی جواب دینگی۔ سرِ دست مَیں اپنے خیالات کا اس بارے میں اظہار کر دیتا ہوں۔

مَیں نے اس مسئلہ کو خوب سوچا ہے اور بہت سے ایسے مردوں کے حالات کی چھان بین کی ہے جس کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ اس تمام ظلم کی ذمہ دار اور بانی مبانی وہ دوسری بیوی ہے جسے مرد بیاہ کر لاتا ہے۔ یہ اُس کے سبز قدم ہیں کہ گھر میں داخل ہوتے ہی پہلے کارخانہ کو اُلٹ پلٹ دیا جاتا ہے۔ خوب غور کر کے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ مرد جس قدر پہلی بیوی پر ظلم کرتا ہے یا اُس کے حقوق تلف کرتا ہے وہ سب دوسری بیوی کی تحریک پر اور اُسکے خوش کرنے کے لئے کرتا ہے۔ دوسری بیوی گھر میں آتے ہی یہ چاہتی ہے کہ اس سلطنت کی مَیں اکیلی ملکہ ہو جاؤں پہلی بیوی کا کوئی دخل نہ رہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ اس کا خاوند عدل کرے اور باریاں مقرر کرے۔ وہ خاوند کے ایک رات بھی پہلی کے ہاں رہنے کی روادار نہیں ہوتی۔ اگر مرد شرع کے خیال یا پہلی محبت کے سبب یا لوگوں کی شرم سے پہلی بیوی کے گھر سونا چاہے تو ایک قیامت آجاتی ہے۔ بول چال ترک کر دی جاتی ہے۔ اور وہ قیامت برپا کی جاتی ہے کہ مرد کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔

میرا اس سے یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مرد قصوروار نہیں۔ میرے نزدیک مرد سخت ملزم ہے اور خدا کے نزدیک جوابدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ کیوں اُس نے دوسری بیوی کی بات مانی اور کیوں اُس نے پہلی کے حقوق پُورے نہیں کئے؟ بلکہ میرا مطلب اِس جگہ صرف یہ بیان کرنا ہے کہ عورتوں کی طرف سے جو ہزاروں دفعہ زنانہ رسالوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ مرد بڑے ظالم ہوتے ہیں، دوسری شادی کر کے پہلی کو جہنم میں دھکیل دیتے ہیں، اُن کو اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر سوچنا چاہیئے کہ اِس شرمناک سلوک میں صرف مرد کا ہاتھ ہے؟ کیا یہ تمام کارروائی صرف مرد ہی کی طرف سے ہے؟ کیا اس نئی آنے والی عورت کا کوئی دخل نہیں؟ کیا وہ اپنے میاں کو عدل کرنے دیتی ہے؟ کیا وہ چاہتی ہے کہ اُس کا میاں اپنی پہلی اولاد کو پیار کرے؟ کیا وہ خوش ہوتی ہے کہ اُس کا خاوند ہر دوسری رات پہلی بیوی کے ہاں شب باش ہوتا ہے؟ کیا اُسے اِس میں راحت ملتی ہے جب وہ یہ معلوم کرتی ہے کہ اُس کا خاوند اپنی آدھی کمائی پہلی بیوی کو دیتا ہے؟

خدارا مرد کو ظالم کہنے والی بہنیں بتائیں کہ جب اِن تمام باتوں میں سے ایک بات سے بھی دوسری بیوی خوش نہیں ہوتی تو پھر کس طرح وہ کہتی ہیں کہ سراسر مرد کا قصور ہے؟۔ ان کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس تمام ظالمانہ سلوک میں عورت کا ہاتھ بُری طرح کام کرتا ہے۔ مجھے ایک مثال تو اِس بات کی کوئی دکھادے کہ دوسری بیوی چاہتی ہو کہ میرا خاوند پہلی سے عدل کرے اور ہم دونوں کو برابر رکھے اور پھر کوئی مرد نہ کرتا ہو۔ اور پہلی بیوی سے بُرا سلوک کرتا ہو۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ ایسی ایک مثل بھی دُنیا کے پردہ پر نہیں پائی جاتی۔ یہ یہ سب ظلم عورتوں کی تحریک سے ہوتے ہیں۔ اور میرے نزدیک اِس تمام گناہ میں تین چوتھائی عورت کا حصہ ہوتا ہے۔ اور ایک چوتھائی مرد کا۔ خدا تعالیٰ نے عقل دی ہے سوچو اور خوب سوچو۔ کہ مرد کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ پہلی بیوی پر ظلم کرے؟ اسے کیا فائدہ کہ وہ پہلی اولاد کے حقوق بُھلا دے؟ آخر کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ اور وہ وجہ جیسا کہ مَیں سمجھتا ہوں صرف دوسری بیوی کو خوش کرنا ہے۔ اور اس کے تقاضوں کو پُورا کرنا ہے۔ عورتوں کو مردوں سے ناحق شکایت ہے۔ انہیں تو عورتوں کا شاکی ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے قدم کی برکت سے اپنی ہم جنسوں کا گھر اُجاڑ دیتی ہیں اور ساری عمر کے لئے اُن کو تباہ کر دیتی ہیں۔

عورتو! تم پر مرد ظلم نہیں کرتے بلکہ تمہاری بہنیں ہیں جو تم کو تباہ کر رہی ہیں۔ مردوں کو مت بُرا کہو۔ خود ظالم عورتوں کو کوسو جو خود تو مَردوں کی شکایت کرتی ہیں۔ مگر جب سوکن بن کر جاتی ہیں تو سانپ بن کر اپنی ہم جنسوں کو ڈس جاتی ہیں۔ مَیں کہتا ہوں دُنیاداروں کو جانے دو۔ دین داروں اور متقیوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کے گھرانوں پر نظر ڈالو۔ کیا ایک بیوی چاہتی ہے کہ میرا میاں دوسری بیوی سے تعلق رکھے اور اس سے محبت کرے۔ محترمہ ہاجرہ بیگم تو ہم ظلم ہیں اُس مقدس عورت کے جس کی اولاد میں سے مجھے بھی فخر حاصل ہے۔ بتاؤ کہ اُس کا گھر کس نے اُجاڑا؟ کس نے اُسے خاوند سے جُدا کیا، کس نے اُسے دُودھ پیتے بچّے کے ہمراہ بے آب و دانہ جنگل میں ویران کرنے کی کوشش کی؟ سب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانتے ہیں کہ سوکن نے اور صرف سوکن نے۔

پس جب نبی کی بیویاں بھی چاہتی ہیں کہ خاوند کا تعلق صرف ہم سے رہے تو اور عورتوں کا کیا کہنا؟ میرا اس جگہ مطلب حضرت سارہؓ پر نکتہ چینی کرنا نہیں، گو انہوں نے ہماری دادی ہاجرہؓ اور ہمارے باپ حضرت اسمٰعیل کو حضرت ابراہیمؑ کے گھر سے نکلوا دیا۔ مگر پھر بھی وہ نہایت مقدس عورت تھیں۔ اور خدا نے بھی حضرت ابراہیمؑ کو کہا کہ تُو اسے خوش رکھ۔ اور اس کی مرضی پوری کر۔ معاذ اللہ میں ایسی پاک اُمّ المومنینؓ، اُمّ الانبیاءؑ پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ عورت کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ نہیں چاہتی کہ میرا خاوند عدل کرے اور مجھے اَور بیویوں کے برابر سمجھے۔ بلکہ اس کی نہایت زبردست خواہش ہوتی ہے کہ خاوند اور اس کی محبت اور اس کا مال اور اُس کا سب کچھ میرا ہو جاوے۔

پس اس معاملہ میں محض مرد قصوروار نہیں بلکہ عورت کا بہت حد تک دخل ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ ہماری بہنیں جب اس قسم کا کوئی مضمون لکھیں تو بچارے مردوں ہی کو نہ بُرا بھلا کہیں۔ بلکہ اُن نئی دُلہنوں کو بھی سب و شتم کیا کریں جو آپ تمام گھر کی مالک ہو کر بن بیٹھتی ہیں۔ اور پہلی بیوی کو ایک خدمت گار کی طرح تصور کرتی ہیں۔ اور جب کسی مجلس میں ایسے مرد کا ذکر آوے تو ساتھ ہی دوسری بیوی کا بھی تذکرہ کر دیا جاوے کہ بہنو! صرف مرد کا قصور نہیں بلکہ اس نازک ادا کا بھی ہاتھ ہے۔ جو آج آ کر گھر کی مالک بن بیٹھی ہے۔

رُباعیات

حسن رہتاسی مرحوم

(۱)

اہلِ تثلیث کہ تھے جھوٹی اداؤں والے
شرک و بدعت کے گھٹاٹوپ گھٹاؤں والے
وقت جب آیا تو پھر ایک خدا والے نے
کس طرح زیر کئے تین خداؤں والے

(۲)

ربوہ، مکہ، ہمارا اوّلین مقصود ہے
قادیاں دار الاماں پھر ربوہ موعود ہے
ربوہ ثالث جو ہم کو حق تعالےٰ نے دیا
وہ یہی ہے نام جس کا ربوہ محمود ہے

(۳)

دیکھ طغیانی، زلازل، پے بہ پے
اور قیامت خیز منظر بھی تو ہے
قوتِ ادراک رکھتا ہے تو کہہ
اس جری اللہ غلام احمد کی جے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاددہانی ـــــــ ۳

سیدہ طینت جعفری سیالکوٹ

"اِن سب باتوں کے بعد پھر میں یہ کہتا ہوں کہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کے مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہؤا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے، ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امر معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور اُن کے تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں سے ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور انکا ہمنشین،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف رکھتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دُنیا کا وہی خُدا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے۔ جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدے کے برخلاف ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۸)

"انسان میں ایک تبدیلی ہو۔ نیا دل ہو نئی رُوح ہو۔ اس لئے ہمیشہ یہ آرزو ہے کہ ہماری جماعت ایسی ہی ہو۔ کہ خواہ وہ جوان ہوں یا بُڈھے اپنے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ گویا وہ ایک نئی قسم کے انسان ہوں۔ اور جب جماعت اس حالت پر پہنچے گی تو پھر فوق العادت ترقی ہو گی۔ بس ہر ایک تم میں سے نیا انسان بننے کی کوشش کرے۔" (الحکم)

"اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے، اُس جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونے سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ رضؓ کی تھی۔" (الحکم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَخُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

مصباح میں اشتہار دینا
کلید کامیابی
ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد آمد!

مکرم محمد شفیع صاحب اشرف جامعۃ المبشرین

خوشی کے بج رہے ہیں شادیانے — مسرت کے ہیں گونج اُٹھے ترانے
چمن کی ہر کلی خوش ہو رہی ہے — یہ کیا مژدہ سنایا ہے صبا نے
کوئی گلشن بداماں آ رہا ہے — سنوارے جا رہے ہیں آشیانے
زر و زیور جواہر لُٹ رہے ہیں! — زمینوں نے اُلٹ ڈالے خزانے
چمن کی پتّی پتّی جاگ اُٹھی — بہاریں آ رہی ہیں مُنہ دُھلانے
شجر فرطِ طرب سے جھوم اُٹھے — پرندے بھی لگے ہیں چہچہانے
لئے آتی ہے فطرت ساز اپنا — چلی آتی ہیں حوریں گیت گانے

. . . .

کرن پھوٹی ہے مشرق سے اُفق پر — اندھیرے کفر و عصیاں کے مٹانے
زہے قسمت کہ ہم رندوں کی خاطر — چلا آتا ہے ساقی خود پلانے
مسیحا کو کیا مبعوث ہم میں — قدیر و خالقِ ارض و سما نے
ہماری سُستیوں کو دُور کرنے — ہمیں غفلت کی نیندوں سے جگانے
ہمیں جھنجھوڑنے بیدار کرنے — ہمیں پستی کی ذلت سے بچانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری مُردہ رُوحوں کو جِلانے ہمارے دل کی بیماری ہٹانے
جمالِ حُسنِ احمدؐ کے کرشمے چہار اطرافِ عالم میں دکھانے
محمد مصطفیٰؐ کے دیں کی عظمت ہراک انسان کے دل پہ بٹھانے
یہ سمجھانے کہ ہے اسلام زندہ وفاتِ حضرتِ عیسیٰؑ بتانے
ہمیں مادہ پرستی سے ہٹا کر خدائے لَمْ یَزَلْ سے لَو لگانے
دلائل کے ہراک رستے پہ بڑھنے عقائد کے ہراک میداں پہ چھانے

. . . .

خدا نے قادیاں میں اُس کو بھیجا بشارت دی تھی جس کی انبیاء نے
شہادت دے چکے شمس و قمر بھی گواہی اس کی دی ارض و سما نے
صداقت اس کی اب بالکل عیاں ہے!
کوئی جو پاک دِل ہووے تو مانے

پاکستانی سیاسیات

پاکستان کی نئی کابینہ:-

(۱) میاں ممتاز محمد خان دولتانہ (وزیر اعلیٰ) خزانہ - قانون تنظیم و ضبط - اطلاعات - جیل - (۲) صوفی عبد الحمید صاحب - خوراک، زراعت، جنگلات، جانوروں کی افزائش نسل کے محکمے - (۳) سردار عبد الحمید دستی تعلیم صحت عامہ لوکل باڈیز اور عدالت - (۴) چوہدری محمد حسین چٹھہ - مال، آبکاری، آبپاشی، ٹیکس - (۵) محمد خاں لغاری - رفاہ عامہ تعمیرات، سڑکیں، بجلی، محکمہ جات نقل و حمل - (۶) فضل الٰہی پراچہ - آبادکاری اور نئی بستیوں کی تعمیرات - (۷) علی حسین گردیزی صنعت و امداد باہمی کی انجمنوں کے محکمے - (۸) خلیفہ شجاع الدین صاحب - سپیکر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سے لاہور تک

نصیرہ نزہت

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟" لائلپور سے گاڑی کے کمرہ میں داخل ہوتے ہوئے ایک نوجوان خاتون بولیں۔

"ہاں، ہاں تشریف رکھئے۔" مَیں نے جواب دیا۔

"آپ کا سفر کہاں تک ہے؟" مَیں نے دریافت کیا۔

"مَیں لاہور کالج میں جا رہی ہوں!" اُس نے جواب دیا۔

"مجھے بھی لاہور تک ہی جانا ہے۔ تب اُمید ہے سفر اچھی طرح گذر جائے گا۔" مَیں نے کہا۔

"آپ کہاں سے آ رہی ہیں؟" اُس نے پوچھا۔

"محترمہ! مَیں ربوہ سے آ رہی ہوں۔" مَیں نے جواب دیا۔

"گویا کہ آپ مرزائی ہیں؟" اُس نے کہا۔

"ہاں مَیں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ اور مجھے حضرت مرزا صاحبؑ کی پیروی کا فخر حاصل ہے۔"

"میرا ایک دفعہ اُدھر سے گذر ہوا تھا۔ اُن دنوں وہاں چند ٹینٹ لگے ہوئے تھے، باقی بے آب و گیاہ میدان تھا۔ کیا اب وہاں کچھ آبادی ہو گئی ہے؟"

"ہمشیرہ! کہنے اور دیکھنے میں بہت فرق ہے۔ جس جگہ کبھی آپ نے میدان دیکھا تھا، پہلے وہاں کچے مکانوں میں آبادی ہوئی اور اب خدا کے فضل سے پکے مکان اور اُمراء کی کوٹھیاں بن رہی ہیں۔ جگہ جگہ پانی کے نل لگے ہوئے ہیں۔ تین چار مساجد ہیں جن سے پانچ وقت خدا تعالیٰ کا نام بلند کیا جاتا ہے۔"

"اچھا تو کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحبؑ کا دعویٰ کیا تھا؟" اُس نے استفسار کیا۔

"آپؑ کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ یعنی وہ مسیح موعود ہوں جس کی بابت حدیثوں میں ذکر ہے اور وہی مہدی ہوں جس کا وعدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ اور مَیں اُن تمام پیشگوئیوں کو پورا کرنے والا ہوں جو دوسرے مذاہب میں آخری زمانہ کے مُصلح کے متعلق تھیں۔ آپؑ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اسلام کی نصرت اور تائید کے لئے بھیجا ہے جیسا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک مردِ خدا میری اُمّت میں سے مسیح ہو کر آئے گا اور دینِ اسلام جس کی حقیقت کو لوگ بھول گئے ہوں گے آ کر نئے سرے سے روشن اور تازہ کرے گا۔"

"قرآن کریم میں تو صاف طور پر آتا ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی آ جائے تو اس سے نعوذ باللہ آپؐ کی ہتک ہوتی ہے!" اس نے پھر سوال کیا۔

"محترمہ! قرآن کریم کے ایک ایک نقطہ پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ ہم خَاتَمْ کے معنی عربی لغت کے لحاظ سے کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں جن معنوں کی حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ نے بھی تائید کی۔ یقیناً ہم وہ معنی کرتے ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپؐ کی عظمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً دیکھئے خاتَم کے معنی مُہر کے ہوتے ہیں۔ اور آپ جانتی ہی ہیں کہ مُہر کی غرض محض تصدیق کرنا ہوتی ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو اُس وقت صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! بادشاہ صرف اُن خطوں کو اہمیت دیتے ہیں جن پر مُہر لگی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے بھی ایک مُہر بنوائی جس پر اوپر اللہ اور اس کے نیچے رسول اور اس کے نیچے محمد کا لفظ تھا آپؐ جس وقت کسی بادشاہ کو خط لکھتے تو اُس پر یہ مُہر ثبت کر دیتے۔ یہ تو ظاہری مُہر تھی۔ اور نبیوں کی مُہر کے یہ معنی ہوئے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ جس شخص پر آپؐ کی مُہر نبوت ثبت ہوگی وہ نبی ہوگا۔

پھر دیکھئے محترمہ! مُہر ہر ایک چیز پر نہیں لگائی جایا کرتی وہ صرف اُس چیز پر لگائی جاتی ہے جو اپنی ہو۔ پس خاتم النبیین کے الفاظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد صرف اُس نبوت کا دروازہ کھلا ہے جو آپؐ کی متابعت اور غلامی میں ہو۔ اور جو شخص آپؐ کی غلامی سے باہر رہ کر اس قسم کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ یقیناً آپؐ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ہے اور کوئی شخص بھی آپؐ کے برابر نہیں ہو سکتا لیکن ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کروں۔ اور وہ یہ بھی کہے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے وہ محض آپؐ کی اطاعت اور آپؐ کی غلامی سے ملا ہے، ورنہ میں کچھ بھی نہیں۔ تو اُس کے دعوےٰ کو دیکھ کر ہمیں قرآن اور حدیث سے اُس کی تصدیق کرنی چاہیئے۔ اگر وہ بھی اُس کی تصدیق کریں تو یقیناً ایسا شخص اپنے دعوئ نبوت میں سچا ہوگا۔ ہم اگر منکر ہیں تو صرف ایسے نبی کے جو یہ دعوےٰ کرے کہ یہ نبوت مجھے براہِ راست خدا سے ملی ہے اور کوئی نئی شریعت لائے۔ ایسی نبوت کا دروازہ یقیناً بند ہو چکا۔

محترمہ! صرف مستقبل کے لئے ہی نہیں حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی نبوت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے ہی ثابت ہوئی ورنہ تورات کے مطالعہ سے کہیں حضرت موسیٰؑ کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن قرآن مجید نے لکھا حضرت موسیٰؑ سچے نبی تھے اور ہم نے اس پر یقین کیا۔ اس لئے کہ ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاءؑ ہوئے۔"

"اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ حدیث میں بھی تو آتا ہے۔ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ؟"

"مگر محترمہ گستاخی معاف اس کے ساتھ والا حصہ بھی خود پڑھئے۔ آپؐ فرماتے ہیں وَمَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ اس کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ آپؐ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میری مسجد تمام مساجد میں آخری مسجد ہے۔ کیا آپ اس کے یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنی کرتی ہیں کہ مسجد نبویؐ کے بغیر کوئی اور مسجد نہیں بن سکتی ؟ اور کیا آپ کا ایسا فرمانے سے یہ مطلب تھا کہ اِس مسجد کے بعد کوئی مسجد نہیں ہوگی ؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ دیکھئے خود مسلمانوں نے دُنیا میں ہزاروں مسجدیں بنائی ہوئی ہیں۔ دراصل اس کے یہ معنی تھے کہ آئندہ وہی مسجد مسجد کہلا سکتی ہے جو مسجد نبویؐ کی نقل میں بنائی گئی ہو۔ بالکل اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ آپ کا خاتم النبیین سے یہ مطلب تھا کہ ایسا نبی جو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہو، آپ کی ہی لائی ہوئی شریعت کو جاری کرنے والا ہو اور اُس کا وہی کلمہ ہو جو اسلام کا کلمہ ہے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اُس کی وہی نمازیں ہوں جن کا اسلام حکم دیتا ہے اور اُس کی وہی تعلیم ہو جس کو اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یقیناً قیامت تک ہے اور اِسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپؐ کے نام کو کلمہ توحید کے ساتھ ملا دیا تا دُنیا کو بتا دے کہ جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کبھی دُنیا سے نہیں مٹ سکتا اسی طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کبھی نہیں مٹے گا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوّت پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور غلام تھے۔ لوگ قرآن کریم کی تعلیم کو بھول گئے تھے۔ تب خدا تعالیٰ نے آپؑ کو بھیجا تا آپؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دوبارہ زندہ کریں۔ پس آپؑ اُمتی نبی ہیں۔ جس طرح حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے اُمتی نبی تھے۔ آپؑ تو فرماتے ہیں۔ ع

مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

محترمہ! آپ خیال کرتی ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کرتے ہیں۔ ہمارا تو اعتقاد ہے کہ ہمارے آقا، ہمارے ہادی اور ہمارے رہبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کی نشانی ہی یہی ہے کہ جو کوئی کامل طور سے آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے وہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنی نبیوں کے کمالات کو حاصل کر لیتا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بغیر کوئی آسمانی برکات اور الہام وکلام حاصل نہیں کر سکتا۔"

"اچھا، یہ تو ہوا۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتی ہیں کہ جس زمانہ میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے اُس زمانہ کی علامتیں کیا ہیں جن کی وجہ سے آپ لوگوں نے یہ اندازہ کر لیا کہ آنے والا آگیا ؟"

"ہاں مختصر طور پر مَیں آپ کو بتاتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

(۱) جب امام مہدی آئے گا اُس وقت چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کسی مُدّعی کے زمانہ میں ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ فرمایا کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے اس زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگیگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی ۱۸۹۴ء کو پوری ہوئی۔ گویا خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ گواہی آسمان نے دی۔

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام مہدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے زمانہ میں خدا تعالیٰ ایک ایسی سواری پیدا کرے گا کہ اُسکے ذریعہ سالوں کا سفر مہینوں میں، مہینوں کا ہفتوں اور ہفتوں کا دنوں میں ہو جائے گا۔ پھر لکھا ہے کہ وہ سواری دن رات سفر کرے گی۔ پھر وہ سواری ایسی ہوگی کہ دن کو قیام کرے گی اور رات کو بھی قیام کرے گی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سواری ریل گاڑی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ دجّال کا ایک گدھا ہوگا (حمار احمر۔ سفید گدھا)۔ دجّال کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی۔ وہ سواری بادل اور ہوا کی طرح دوڑیگی۔ اور لوگوں کو سمندر پر لاڈالیگی۔ یعنی سمندر تک پہنچا دیگی۔ اور مشرق سے لوگوں کو مغرب میں لے جائے گی۔ اور یہ ساری باتیں ریل پر صادق آتی ہیں۔ دجّال کا گدھا سفید بھی ہے۔ کیونکہ صاحب لوگوں اور انگریز پادریوں کے لئے فسٹ کلاس گاڑی سفید ہوتی ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام مہدی کے زمانہ میں اِلّا ماشاء اللہ علماء کی حالت نہایت خراب اور ابتر ہوگی اور اُن کی عملی حالت ناپاک ہوگی۔ حدیث کے یہ الفاظ ہیں عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ۔ یعنی مولوی لوگ سب لوگوں سے بڑھ کر گنہگار اور شریر ہوں گے۔

(۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یُتْرَكُ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى اِلَيْهَا۔ یعنی امام مہدی کے زمانہ میں ایک سواری پیدا ہوگی اور اونٹ بیکار اور ترک کر دیئے جائیں گے اور اونٹ کی سواری کی قدر کچھ بھی نہ ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۵) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اُس زمانہ میں ستارہ ذوالسنین (دُم دار ستارہ) آسمان پر ظاہر ہوگا۔ جیسے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی چڑھا تھا۔ بس وہ تارا جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا۔"

"الیو! بادامی باغ آگیا۔ اب اُترنے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ محترمہ! آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی، ہمارا سفر کس قدر خیر و خوبی کے ساتھ طے ہوگیا۔ لیکن آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ آپ کا اسم شریف کیا ہے؟"

"مجھے نسیمہ کہتے ہیں۔ اور آپ بھی تو میری اس نوٹ بک پر اپنا پتہ تحریر فرما دیں۔ تاکہ میں جب لائلپور آؤں تو ربوہ کا چکر بھی لگاؤں۔ تا وہ غلط باتیں جو احمدیوں کے بارہ میں ہمارے خاندان میں پھیلی ہوئی ہیں دُور کر سکوں۔ مَیں اپنی ایک عیسائی سہیلی کو آپ کے پاس لاؤنگی، اُمید ہے آپ اُس کو بھی مطمئن کر دیں گی۔"

"ضرور۔ انشاء اللہ۔ آپ بذریعہ ڈاک بھی جو بات پُوچھنا چاہیں پُوچھ سکتی ہیں۔ اور ربوہ کا دروازہ ہر وقت آپ لوگوں کے لئے کھلا ہے۔ اچھا خدا حافظ!"

"خدا حافظ!"

مصباح

آپ کا قومی رسالہ ہے اور اس کی اشاعت کو فروغ دینا

آپ کا اوّلین فرض ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دوڑ زمانہ چال قیامت کی چل گیا"

جمیلہ پروین عرفانی
پنوعاقل (سندھ)

مندرجہ بالا مصرعِ شاعر نے چاہے کسی بھی مقصد کے تحت کیوں نہ کہا ہو لیکن ہمارے لئے یہ ایک تازیانہ کا حکم رکھتا ہے زمانہ تیزی کے ساتھ آگے کی طرف جا رہا ہے اور بہت سی قومیں اُس کی تیز رفتاری کی تاب نہ لاتے ہوئے پیچھے رہ گئیں۔ وقت اُن کو روندتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس لئے کہ وہ کسی کا انتظار نہیں کرتا بلکہ ترقی پسند قوموں کو اُس کے ساتھ ساتھ دوڑنا پڑتا ہے۔

ہم آپ کو کتنی ہی مرتبہ بتا چکے ہیں کہ دُنیا میں زندہ رہنے کا حق صرف اُنہیں قوموں کو ہوتا ہے جن کی تلواریں بے نیام ہوں، جن کے حوصلے بے پناہ ہوں، جو زندگی سے نزدیک ہوں۔ باقی لوگ زمین کے سینے پر ایک بوجھ ہوتے ہیں اور دُنیا میں کوئی بھی اُن کی زندگی یا موت سے دلچسپی نہیں لیتا۔

ہم بھی اپنے آپ کو ایک زندہ قوم کے افراد گردانتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم ابھی تک حقیقی زندگی سے بہت دُور ہیں، ترقی کی طرف ہماری رفتار بہت ہی آہستہ ہے۔ لیکن کیوں؟ اس لئے کہ اپنی زندگی کے زعم نے ہمیں اُس کو برقرار رکھنے اور سبقت لے جانے کے ذرائع اختیار کرنے سے بے پرواہ بنا دیا ہے۔

آپ کہہ سکتی ہیں کہ ہم بھی تو قربانیاں دیتی ہیں۔ اور یقیناً اس قربانی سے آپ کی مراد چندے دینا ہوگی لیکن یاد رکھئے صرف چندے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ گاندھی جی کی موت کے بعد چند دنوں کے اندر اندر کروڑہا روپیہ گاندھی میموریل فنڈ میں جمع ہو گیا تھا۔ اور اگر ہم اپنے چندوں پر ناز کرتے ہیں تو ملاحظہ فرمائیے کہ گذشتہ دنوں کراچی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبات دیئے تھے آپ نے تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق فرمایا تھا کہ "اگر وعدوں اور ادائیگی کی یہی رفتار رہی جو اَب ہے تو اِس صورت میں ہمیں اپنے ۶۰ فیصدی مشن بند کرنا ہوں گے۔" پس صرف چندوں پر ناز کرنا بھی درست نہیں۔

زمانہ تو ہم سے ہاجرہؓ جیسی قربانیاں اور رخولہؓ جیسی دلیری چاہتا ہے۔ کیا ہم اپنے اندر وہ رُوح پیدا نہیں کر سکتیں؟ جس نے اُنہیں ایک بلند مقام پر پہنچا دیا۔ نہیں کہنا غلط ہوگا لیکن موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہاں کہنا بھی مشکل ہے۔ اس لئے کہ ہم میں خود اعتمادی کی کمی ہے۔ ہماری اپنی کوئی رائے نہیں۔ بہت سے ذاتی قسم کے کاموں کے لئے بھی ہماری عورتیں دوسروں کی امداد کی محتاج ہیں۔ قوم کے ساتھ تعاون، ہمدردی اور اُس کی مدد کے جذبات اگر کسی دل میں پیدا ہو جائیں تو یقین جانیئے کہ ایک دن اُس میں وہ تمام خصوصیات پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائیں گی جو کسی مکمل انسان میں ہونی چاہئیں۔ اس لئے کہ یہ چیزیں بنیاد کہلاتی ہیں اور بنیاد کی مضبوطی پر عمارت کی مضبوطی کا دارومدار ہوتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں مندرجہ بالا خصوصیات میں سے کون سی خصوصیتیں موجود ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نتیجہ بمشکل دس فیصدی ہوگا۔ اس لئے کہ ہم ہر اندازہ قوم کی ظاہری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے لگا سکتے ہیں۔ مثلاً یہی دیکھئے کہ گذشتہ دنوں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی میں تشریف فرما تھے تو ہمیں یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ کراچی کی جماعت میں کتنی خواتین ہیں۔ یقین جانیئے کہ حضور کی تقریر کے دن احمدیہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن اسکے بعد کراچی کی لجنہ کے ایک حلقہ کا اجلاس اسی ہال میں منعقد ہوا۔ اس حاضری کی تعداد صرف نو تھی جبکہ اس حلقہ کی ممبرات کم و بیش ۱۲۰ کے قریب ہیں۔ کیا میں لجنہ کی ممبرات سے یہ پوچھ سکتی ہوں کہ آپ کیا صرف ایک گھنٹہ بھی لجنہ کے کام کے لئے نہیں صرف کر سکتیں؟ لجنہ بھی حضور ہی کے احکامات کی تعمیل کا ایک ذریعہ ہے۔ لجنہ بھی تو حضور ہی کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی قوم کی خواتین کو بھی ترقی کی اسی منزل پر دیکھنا چاہتے ہیں جس پر کہ مردوں کو۔ اور اسی غرض کے لئے انہوں نے لجنہ قائم کی تھی۔ سچ کہیئے کیا آپ نے بھی لجنہ کے قواعد و ضوابط کو غور سے پڑھا ہے؟ اور اگر پڑھا بھی ہے تو کیا اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی ہے؟

یہ بھی کوئی زندگی ہے جس میں صرف دکھاوا اور تصنع بھری ہوئی ہو۔ اگر فی الواقع آپ کو اپنے امام اور احمدیت سے محبت ہے تو پھر آپکے لئے یہ امر لازمی ہے کہ آپ اُن کی قائم کردہ انجمن کا بھی احترام کریں، اس کے جلسوں میں شریک ہوں اور اسکے احکامات اور لائحہ عمل پر کاربند ہوں۔

کراچی میں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "ہماری عورتوں کی آج بھی وہی حالت ہے جو آج سے دس سال پہلے تھی"۔ کیا اب بھی ہمارے لئے غور کرنے کا وقت نہیں آیا؟

یاد رکھئے کہ ہم میں سے ہر ایک قوم کا خادم ہے۔ اور خادم بے کار نہیں بیٹھ سکتے۔ انہیں اپنے آقا کے احکامات کی تعمیل میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ اور پھر ہم تو ایک بہت بڑے آقا کے خادم ہیں جس کی اطاعت ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

کیا آپ کو اپنا وہ اقرار یاد ہے جو آپنے بیعت کرتے وقت کیا تھا؟ مجھے یہ بات یاد دلانے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوتی ہے کہ ہم میں سے ۹۵ فیصدی افراد دنیاوی مقاصد کے لئے دینی اغراض کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ہاجرہؓ اور خدیجہؓ کی قربانیاں کتابی یادگاریں بن چکی ہیں کوئی انہیں دہرانیکی کوشش نہیں کرتا حالانکہ ہماری تمام تر کامیابیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

موجودہ نازک وقت اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم اپنی تمام نزاکتوں کو بالائے طاق رکھ کر ہمت اور دلیری سے کام کریں اور وقت کی قدر کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وقت کا انتظار کریں اور وہ ہمیں روندتا ہوا آگے بڑھ جائے ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۔ نماز .....

امۃ المجید صاحبہ ۔ راولپنڈی

اسلام کی عبادت کا یہ پہلا رُکن ہے جو امیر و غریب، بُوڑھے جوان، بیمار و تندرست سب پر یکساں فرض ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہو سکتی۔ اگر اِس فرض کو کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو۔ اگر بیٹھ کر ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر ہی ادا کر لو۔ اگر بول کر ادا نہیں کر سکتے تو اشاروں سے ہی اِس فرض کو ادا کر لو۔ اگر سخت مجبوری کی حالت میں رُک کر نہیں تو چلتے ہوئے پڑھ لو۔

نماز کیا ہے؟ مخلوق کا اپنے دل، زبان، ہاتھ، پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیت کا اظہار۔ اُس رحمٰن رحیم کی یاد۔ اُس کے بے حد احسانات کا شکریہ۔ حسنِ ازل کی حمد و ثنا۔ اُس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار۔ اپنے محبوب سے مہجور رُوح کا خطاب ہے۔ یہ اپنے آقا کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے۔ یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرضِ نیاز ہے۔ یہ ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے۔ یہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے۔ یہ بے قرار رُوح کی تسکین، مضطرب قلب کی تشفی، مایوس دل کی دوا ہے۔ یہ فطرت کی آواز ہے۔ یہ حساس و اثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے۔ یہ زندگی کا حاصل اور ہستی کا خلاصہ ہے۔

کسی غیر مرئی طاقت کے آگے سرنگوں ہونا، اُس کے حضور میں دُعا و فریاد کرنا اور اُس سے مشکلات میں تسلی پانا انسان کی فطرت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کی گہرائیوں میں کوئی ساز ہے جو نامعلوم انگلیوں کے چھُونے سے بجتا رہتا ہے۔ قرآن کریم نے جگہ جگہ انسانوں کی اِس فطری حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور پوچھا ہے کہ جب تم پر مصیبتیں آتی ہیں، جب سمندر میں طوفان اُٹھتا ہے اور تمہارا جہاز بھنور میں پھنستا ہے تو خدا کے سوا کون ہوتا ہے جسے تم پکارتے ہو۔

دُنیا کے ہر آسمانی مذہب میں خدا کی یاد کا حکم اور اُس کی یاد کے کچھ مراسم قائم ہیں۔ اسلام میں اگر حمد و تسبیح ہے تو یہودیوں میں مزمور، عیسائیوں میں دُعا۔ پارسیوں میں زمزمہ، ہندوؤں میں بھجن ہیں۔ اور دن رات میں اِس فریضہ کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک میں بعض اوقات معیّن ہیں۔ نماز مذہب کے اُن اصول میں سے ہے جن پر تمام دُنیا کے مذاہب متفق ہیں خصوصاً ملّتِ ابراہیمیؑ میں اس کی حیثیت سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ جب اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ کو مکّہ کی ویران سرزمین میں آباد کرتے ہیں تو اسکی غرض یہ بتاتے ہیں رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ اے ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربّ تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ حضرت ابراہیمؑ اپنی نسل کے لئے دُعا کرتے ہیں رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ قرآن پاک میں سو مرتبہ سے زیادہ مرتبہ اس کی تعریف، اس کی بجاآوری کا حکم اور اس کی تاکید آئی ہے۔ اس کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت ہے۔ چنانچہ منافقین کی صفت میں فرمایا۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی جب وہ نماز کو اٹھتے ہیں تو سُستی اور کاہل ہو کر اٹھتے ہیں۔ اور اس کا ترک کفر کی نشانی بتائی ہے۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ ہم نمازیوں میں نہ تھے۔ وہ یہ اُس وقت کہیں گے جب اُن سے پوچھا جائے گا کہ تم دوزخ میں کیوں ہو۔ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "میں نے جہاں تک غور کیا ہے اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے خواہ وہ عیوب میں کہاں تک نکل جائے اس کے لئے پھر بھی بچاؤ اور نجات کی صورت ہے لیکن جو شخص نماز نہیں پڑھتا خواہ وہ کس قدر نیکیاں بجا لائے اُس کے لئے پھر بھی خطرہ ہے۔ پندرہ سال میں ایک نماز چھوڑنے والا تارک ہے کیونکہ ایک ہی کڑی ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہے۔ وہ صرف نماز ہے۔ نماز عبودیت کا پہلا قدم ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز دین کا ستون ہے۔ جس طرح ستون گر جانے سے عمارت گر جاتی ہے اسی طرح نماز کے ترک کرنے سے دل کی دینداری بھی رخصت ہو جاتی ہے آپ نے یہ بھی فرمایا۔ نماز دل کی روشنی ہے۔ اپنی نسبت فرمایا نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ ایک تمثیل میں آپ نے فرمایا کہ انسان آگ میں جلتا رہتا ہے اور نماز سے وہ آگ بجھ جاتی ہے۔ یہ محبوبِ ازلی کے ہجر و نفاق کی آگ ہے اور نماز آبِ زلال ہے جو آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ کفر و ایمان کے درمیان امتیاز نماز سے ہی ہے کیونکہ ایمان اور کفر دونوں انسان کے اندرونی حالات سے تعلق رکھتے ہیں جس کا اظہار اس کے اعمال سے ہی ہو سکتا ہے۔ مسلمان کا وہ عمل جس کے دیکھنے کا دن میں متعدد دفعہ لوگوں کو موقع ملے نماز ہی ہے۔

کامیابی اسی کے لئے ہے جو خدا کو یاد کر کے نماز ادا کرتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۝ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۝ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے پاکیزگی حاصل کی اور خدا کا نام لیا۔ پس نماز پڑھی۔

انسان کو اپنی روحانی تڑپ، دلی بے چینی، قلبی اضطراب اور ذہنی شورش کے عالم میں جب دُنیا اور دُنیا کی ہر چیز فانی، عقل کی ہر تدبیر درماندہ جسم کی ہر قوت عاجز اور سلامتی کا ہر راستہ بند نظر آتا ہے تو سکون و اطمینان کی راحت اُس کو صرف اسی ایک قادرِ مطلق کے حضور پکار اور دُعا و التجا میں ملتی ہے۔ بس چاہیئے کہ ہم نماز کو التزام کے ساتھ ادا کریں اور یہی مومن اور کافر میں مابہ الامتیاز ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا رب ایں آرزوئے من چہ خوش است!

محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

اب کوئی اعجاز اے ساقی دکھانا چاہیئے!
قادیاں دار الاماں ہم کو دلانا چاہیئے!

پھر وہی گلیاں ہمارا کعبۂ مقصود ہیں!
پھر وہی قبلہ نما جلدی سے پانا چاہیئے!

از پئے تقبیل دہلیز مبارک - رہنما
نقش پائے احمدؐ مرسل بنانا چاہیئے!

مُو سے بھی باریک تر ہے پُل صراطِ راستاں
ہر قدم اے مومنو محتاط اُٹھانا چاہیئے!

مشکلوں کا بحرِ ذخار آ رہا ہے جب نظر!
رہبری کے واسطے موسیٰؑ کو آنا چاہیئے!

جُملۂ احزاب سے اندیشۂ نقصاں نہیں
دستگیرِ بےکساں ربّ توانا چاہیئے!

دے شفاءِ کاملہ یا رب امامِ پاک کو
یہ وظیفہ صبح و شام اپنا بنانا چاہیئے!

جلد ہو سر سبز مولیٰ دوحہ اسماعیلؑ کا
آنسوؤں کی آبیاری سے بڑھانا چاہیئے!

آرزوئے اکمل محزوں رہے مدِ نظر!
زیر سایہ جلد تر اس کو بلانا چاہیئے!

یہ نہ ہونا ہو تو پھر اس بے بس و بے جان کو
قادیاں پہنچا کے جاناں سے ملانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہد

انوری بیگم سرگودھا

وہ ایک دوسرے کی محبت میں دیوانے تھے۔ جب شوہر اپنے دفتری کاروبار سے فارغ ہو کر شام کو گھر آتا تو بیوی کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی۔ بیوی اپنے شوہر کو دیکھ کر فرطِ محبت میں اپنی نسوانی ادا میں مترنم لہجے میں کہتی۔

"آیئے جی، آگئے"۔ شوہر کا افسردہ اور تھکا ماندہ دماغ بیوی کے اس پیارے جملہ کو سُنکر ترو تازگی محسوس کرتا۔

آج اپنے شوہر کے چہرے پر خوشی و غم کے ملے جلے جذبات دیکھ کر بیوی نے نہایت سنجیدگی میں دریافت کیا۔

"پیارے! آج کیا بات ہے، آپ کا چہرہ کچھ اُداس اُداس سا معلوم ہو رہا ہے؟"

"نہیں! کچھ نہیں"۔ میاں نے نہایت اطمینان کے لہجے میں جواب دیا۔

بیوی اپنے میاں کے لئے چائے وغیرہ تیار کر چکی تھی۔ دونوں نے مل کر خوب خوشی و مسرت میں چائے نوش کی اور باتوں باتوں میں میاں یوں گویا ہوا:۔

میاں:۔ "خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنی زندگی کے اصل مقصد کی طرف بُلانے کا بہت جلد موقع عطا فرمایا ہے"۔

بیوی:۔ "آپ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ذرا واضح اور کُھلے الفاظ میں مجھے سمجھائیں"۔ بیوی نے متفکرانہ انداز میں کہا۔

شوہر:۔ (اپنے الفاظ کو دُہراتے ہوئے) "میں مُلک افریقہ بطور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بھیجا جا رہا ہوں۔ اب ہم چار سال کے ایک لمبے عرصے کے لئے ایک دوسرے سے جُدا ہو جائینگے۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنا نام دُنیا میں بلند کرنے کے لئے اپنے فضل اور رحم سے منتخب کر لیا ہے۔ اور غم اِس بات کا ہے کہ مَیں اپنی دل و جان سے پیاری بیوی سے کچھ عرصہ کے لئے علیحدہ ہو رہا ہوں۔ نیز مجھے اپنی کامیابی کے لئے بھی بہت فکر ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے میرے مقصد میں کامیاب کرے اور پرچم احمدیت ساری دُنیا کی واحد نمائندگی کرتا ہوا نظر آئے"۔

بیوی:۔ (جس کے چہرے پر شوہر کے اِن الفاظ نے اُسی کے جذبات کا عکس ڈال دیا تھا، غمزدہ مگر مطمئن آواز میں بولی)۔ "ہم تو ایک پل کے لئے بھی ایک دوسرے کی جُدائی گوارہ نہیں کر سکتے، اتنا لمبا عرصہ ایک دوسرے کے ہجر میں کس طرح کاٹیں گے"۔

شوہر:۔ "بیوی! گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ قربانی حقیقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی وہی ہوتی ہے جس میں بندہ اپنے آقائے حقیقی کی رضا پر اپنی عزیز ترین اور محبوب شے کو اس کے لئے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ سے یہی دُعا ہے کہ وہ ہماری اس قربانی کو قبول فرمائے۔"

بیوی:۔ "اچھا پیارے! اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق دے ہماری ہر خوشی اور ہمارا ہر آرام اسی صورت میں حقیقی خوشی اور آرام بن سکتا ہے، جس صورت میں وہ ہم سے راضی ہوجائے۔"

وہ دونوں شمعِ احمدیت کے پروانے تھے۔ چار سال کی جُدائی تو کیا، اگر اُن کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ساری عمر بھی ایک دوسرے سے جُدا ہونا پڑتا تو سرِ تسلیم خم تھا۔

وہ رات جلد جلد گذر رہی تھی۔ دونوں کے لئے ایک بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ اگر شوہر چاہتا تو اپنے عہد سے پھر جاتا اور اگر بیوی چاہتی تو اپنے شوہر کو اپنی دُنیاوی محبت کے جھوٹے اور پُرفریب دام میں پھنسا کر اُسکو دُنیا کا ذلیل ترین انسان بنادیتی۔ مگر وہ پروانے اس حقیقی شمع کے گرد طواف کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔

مؤذن کی آواز نے اُن کی جُدائی کا پیغام دیا اور وہ دونوں بسترِ استراحت سے اُٹھ کر نماز ادا کرنے میں مشغول ہوگئے ۔۔۔۔

آج سٹیشن پر احباب کا ایک غیر معمولی ہجوم تھا۔۔۔۔ مولوی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے جارہے تھے۔ مستورات بھی اس مردِ مجاہد کو الوداع کہنے کی غرض سے جوق در جوق اسٹیشن پر پہنچ رہی تھیں۔ اور ہر مرد اور عورت اس مردِ مجاہد کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھا جو آج اپنی پیاری بیوی اور عزیز و اقارب سے ایک لمبے عرصے کے لئے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق "مَیں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اکنافِ عالم تک پہنچانے کے لئے جُدا ہو رہا تھا۔

عورتوں کی جیسی فطرت ہوتی ہے، وہ اس مجاہد کی بیوی کو دیکھ کر بڑے تعجب کا اظہار کر رہی تھیں اور اُس پر سرگوشیاں کرتی ہوئی کہتی تھیں ۔۔۔۔

"بیچاری نے ابھی چار ماہ بھی عیش و عشرت کی زندگی بسر نہیں کی، ابھی تو اس بے چاری کے عیش و سرور کا زمانہ ہے، ابھی تو اس کا عروسی جوڑہ بھی مَیلا نہیں ہوا۔۔۔۔"

ان الفاظ کو سُن کر سنگدل سے سنگدل بھی رقّت سے بھر جاتا، وہ تو غریب نازک دل عورت تھی۔ اس کا دل خوش تھا مگر آنکھیں برسات کے مینہ کی طرح برس رہی تھیں اُس کی زبان اللہ تعالیٰ کے شکر و سپاس میں مصروف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس دُنیا کی جُدائی ختم ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو پھر ملائے گا۔

اپنے میاں سے آخری ملاقات کے بعد اس کا دل اطمینان حاصل کرچکا تھا۔ اس کے مغموم چہرے پر خوشی و مسرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی لہر دوڑ چکی تھی ـــــــ وہ آج اِن تمام عورتوں میں ممتاز تھی، نہ صرف مومنوں کی نظر میں بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک اُس کا مرتبہ اُس کی تمام سہیلیوں سے بلند تھا۔ اُس کا فخر بجا تھا، وہ ایک بڑی قربانی میں حصہ دار بن چکی تھی۔

گاڑی نے سیٹی دی اور بھپ بھپ کرتی ہوئی اپنی منزل مقصود کی طرف تیزی سے چلنے لگی۔ آج آنکھیں چاہتی تھیں کہ وہ کبھی اُن سے اوجھل نہ ہو مگر دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی اس مردِ مجاہد کو لے کر آنکھوں سے غائب ہو گئی۔

"یا خدا! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تُو نے مجھ ایسی کمزور اور ناتوان کو صبر کی توفیق دی، ورنہ یہ جُدائی جس کا خوف موت کی مانند میرے دل کو ہلا دیتا ہے کبھی برداشت نہ ہو سکتی۔ آج مَیں خوش ہوں کہ یہ جُدائی ـــــ یہ عارضی جُدائی تیرے لئے اور محض تیرے لئے ہے۔ اور جو کچھ تیرے لئے ہے حقیقت میں وہی ہمارے لئے مفید اور بہتر ہے۔!"

بیوی کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع سے سجدہ میں پڑی دُعا کر رہی تھی۔

ڈاکیہ کی آواز نے دُعا کا سلسلہ توڑ دیا اور وہ دروازے پر خط لینے دوڑی ـــــ ہاتھ کانپ رہے تھے۔ لفافہ کو کھولنے میں جتنی جلدی کی جاتی اتنی ہی دیر ہو رہی تھی۔ لفافہ کھول کر پڑھنا شروع کیا، لکھا تھا:۔

"رفیقہ حیاتِ من!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

منگل کے روز یہاں سے جہاز کی روانگی ہے جُدائی میں دل اُداس ہے۔ مگر اِس اُداسی میں بے شمار مسرتیں مُضمر ہیں، اس لئے کہ یہ جُدائی اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ میری کامیابی اور خیر و عافیت سے منزل پر پہنچنے کے لئے دُعا کریں۔ روانگی سے پیشتر بھی اطلاع دونگا۔

والسلام"

خط کو بار بار پڑھا، آنکھوں سے لگایا، بار بار چُوما۔ اور وہ چہرہ جو جُدائی کے اثر سے بے رونق ہو رہا تھا خوشی سے تمتما اُٹھا۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر خدا تعالیٰ کے حضور دُعا شروع کر دی۔

"یا اللہ! تیرے لئے یہ جُدائی ہے۔ مَیں تیری رضا چاہتی ہوں، تو مجھ سے راضی ہو جائے تو مَیں اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لوں ......!"

(باقی، باقی)

رُباعی

حسن رہتاسی مرحوم

کمر بستہ رہِ حق میں علَم بردوش ہو جاؤ
زباں تبلیغ پر رکھ لو سراپا جوش ہو جاؤ
مگر یہ جوش جوشِ نفس سے بالکل مبرا ہو
نہیں تو اس سے بہتر ہے حسن خاموش ہو جاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

ہمارے اسلاف

انجمن آراء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سیاہ فام تھے۔ اُن کی ظاہری شکل و شباہت کی وجہ سے کوئی شخص اُن کے ساتھ اپنی لڑکی کے رشتہ پر رضامند نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری شادی کی کوئی صورت نہیں بنتی۔ کیونکہ میں خوبصورت نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ عمرو بن وہبؓ کے ہاں جاؤ اور اُن سے کہو کہ رسولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آپ کی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ تجویز فرمایا ہے۔ حضرت سعدؓ عمرو بن وہبؓ کے مکان پر پہنچے اور جا کر انہیں یہ پیغام دیا۔ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ شاید یہ بات سعدؓ اپنی طرف سے کہہ رہے ہوں اس سے انکار کیا۔ لیکن اُن کی لڑکی اندر یہ تمام گفتگو سن رہی تھی اُس سے نہ رہا گیا وہ پردہ سے باہر آئی اور کہا کہ جس رشتہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا ہے اُس کو میرا باپ کس طرح رد کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر وہ رضامند نہیں تو میں تو رضامند ہوں۔ مجھے یہ تجویز بسر و چشم منظور ہے۔ چنانچہ شادی کی تجویز ہو گئی۔

ہر شخص بآسانی اندازہ کر سکتا ہے کہ ایک ایسے شخص کو جسے حصولِ رشتہ میں اتنی مشکل سے کامیابی حاصل ہوئی ہو اُس کی خوشی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور ان اُمنگوں اور آرزوؤں کا کیا ٹھکانا جو مدت بعد پوری ہوتی نظر آرہی تھیں۔ چنانچہ تقریب رخصتانہ کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ ایک دن بیوی کے لئے تحائف وغیرہ خریدنے کی غرض سے بازار میں آئے۔ اور عین اُس وقت کہ آپ ایک نہایت شیریں خواب کی خوشکن عملی تعبیر کے سامان فراہم کرنے میں ہمہ تن مصروف تھے، منادی کی آواز کان میں پڑی جو پکار رہا تھا کہ۔

"اے خدا تعالےٰ کے سپاہیو! جہاد کے لئے فوراً تیار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت پاؤ"

اِس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ شادی بیاہ کے تمام ولولے یکدم سرد پڑ گئے اور اُمنگوں اور آرزوؤں کا متلاطم دریا فوراً ساکت ہو گیا۔ اور اس کے بجائے جہاد کے جوش نے رگوں میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی۔ اُسی روپیہ سے جو شادی کا سامان خریدنے کے لئے گھر سے لے کر نکلے تھے تلوار، نیزہ اور گھوڑا خرید کیا، سر پہ کفن باندھا اور مجاہدین کے لشکر میں جا کر شامل ہو گئے۔ وہاں سے میدانِ جنگ میں پہنچے اور بڑھ بڑھ کر دادِ شجاعت دینے لگے۔ ایک موقع پر گھوڑا کچھ رُکا تو نیچے اُتر آئے اور پا پیادہ تیغ زنی کرنے لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حتیٰ کہ درجۂ شہادت پالیا۔ اور نو عروس سے ہم آغوش ہونے کے بجائے عروسِ تیغ سے ہم کنار ہو کر جنت الفردوس میں جا پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اس مردِ مجاہد کی لاش پر تشریف لے گئے، آپؐ کا سر اُٹھا کر گود مبارک میں رکھ لیا اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

---

(۲)

چڑیا اور باز کا مقابلہ

ایرانیوں کے ساتھ ایک معرکہ میں ایک ایرانی سردار شہریار نامی میدان میں نکلا اور چیلنج کیا کہ مسلمانوں میں سے جو شخص سب سے زیادہ بہادر ہو وہ اس کے مقابلہ پر آئے۔ اسلامی لشکر کے سردار نے کہا کہ پہلے تو میرا ارادہ تھا کہ خود تمہارا مقابلہ کروں مگر تمہارے اس غرور کو دیکھ کر میں نے اپنا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔ اور اب میں کسی عام سپاہی کو تمہارے مقابل پر بھیجتا ہوں۔ چنانچہ حضرت نائلؓ کو جو ایک غلام تھے اور نہایت دُبلے پتلے تھے اُس کے مقابل پر نکالنے کا حکم دیا۔ شہریار بہت گرانڈیل جوان تھا چنانچہ اُس نے فوراً ہی حضرت نائل کو گردن سے پکڑ کر نیچے گرا لیا اور خود اُن کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ اُس کے ہاتھ کا انگوٹھا حضرت نائل کے قابو آ گیا اور آپؓ نے اُسے دانتوں میں لے کر اس طرح کاٹا کہ وہ درد سے بے تاب ہو گیا اور اُس کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی۔

حضرت نائل نہایت پھُرتی سے اُس کے نیچے سے نکل آئے اور خود اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے اور خنجر سے اُس کا پیٹ چاک کر دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر ہمعصر اخبار "وکیل" امرتسر کی رائے!

"مرزا صاحب کی اس رحلت نے انکے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ انکا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا اور اُسکے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابل پر اُس شاندار مدافعت کا جو اُسکی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ اُنکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک سے آنیوالی اور وہاں جانیوالی احمدی بہنوں

کی خدمت میں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ

مؤرخہ یکم مئی بعد نماز عصر نصرت گرلز ہائی سکول میں بیرونی ممالک سے واپس آنے والی بہنوں بیگم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، بیگم صوفی مطیع الرحمن صاحب اور بیگم مولوی نذیر احمد علی صاحب کے استقبال اور تبلیغ کیلئے پاکستان سے باہر جانے والی بہن نصیرہ نزہت صاحبہ کو الوداعی پارٹی دی گئی۔

چاء وغیرہ کے بعد حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کلثوم بیگم صاحبہ (اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن) آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ افریقہ) اور امۃ الرحیم صاحبہ (اہلیہ صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ امریکہ) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آپ کی کامیاب و کامران مراجعت پر اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّ مَرْحَبًا کہتی ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اُس نے آپ کے شوہروں کو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے منتخب فرمایا، اور پھر اُن کے ساتھ آپ کو بھی باہر جانے کا موقع ملا۔

ورنہ سے

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب جب آپ باہر سے ہو آئی ہیں اور آپ کو مفید تجربات حاصل ہو چکے ہیں۔ ہم اُمید کرتی ہیں کہ آپ کا وجود لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ لجنہ کی تنظیم میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں گی۔

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جن ممالک میں آپ گئیں وہاں کے رہنے والے بامِ ترقی پر ہیں اور ہم اُن سے پیچھے ہیں۔ ہرگز نہیں! ۔ ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قرار دیا ہے۔ وہ لوگ تو لامذہب ہیں، دہریت اُن پر چھائی ہوئی ہے۔ گاتے ناچتے اور شرابیں پیتے ہیں، مست رہتے ہیں۔ دُنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں، آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ اگر اُن میں اخلاقی یا تمدنی خوبیاں پائی جاتی ہیں تو یہ بھی اصل اسلام سے اخذ کردہ ہیں۔ اور نہ اِس وقت ہماری اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شامتِ اعمال کی وجہ سے ہمارے ہاتھ سے جاتی رہی ہیں۔ پس خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ کے مطابق جو اچھی ہے ہم اُن سے لے لیں گے کیونکہ وہ ہماری ہی تھی۔ —— اللہ تعالیٰ آپ کا آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

اس کے بعد آپ نے نصیرہ نزہت صاحبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اپنے خاوند کے ساتھ برائے تبلیغ ماریشس بھجوایا جا رہا ہے۔ ہم اِس وقت غم اور خوشی کے ملے جلے جذبات لئے ہوئے ہیں۔ غم اس لئے کہ آپ ہمارے درمیان ایک عرصہ رہیں اور اب جدا ہو رہی ہیں۔ لیکن ہمیں خوشی ہوتی ہے اس خیال سے کہ آپ ایک بہت بڑے مقصد یعنی تبلیغِ اسلام کو سر انجام دینے کیلئے باہر جا رہی ہیں جو ایک مومن کا حقیقی مقصد ہے۔ ہم آپ سے دُور ہوں گی لیکن ہماری دُعائیں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ اُمید ہے کہ آپ بھی ہمیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں گی!۔

آپ کو قادیان میں تعلیم حاصل کرنے اور اس نیک ماحول میں تربیت پانے کا موقع ملا ہے۔ اور آپ نے خدا کے فضل سے سلسلہ کی بہت سی خدمات بھی کی ہیں۔ ہم اُمید کرتی ہیں کہ آپ ماریشس میں بھی پُورے جوش کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں حصہ لیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے اور کامران قادیان کی بستی میں واپس لائے۔

اب ہم آپ کو پُرنم آنکھوں اور دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کرتی ہیں۔ آپ سے ہماری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق یہی خواہش ہے سہ

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دُنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

ایڈریس کے جواب میں جو کچھ اِن بہنوں نے فرمایا اس کی تفصیل بعد میں شائع کی جائے گی، مختصر روئداد درج ذیل ہے:۔

آمنہ بیگم صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے اُنہیں اپنے خاوند کے ہمراہ باہر جانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے یہ تقریب پیدا کی۔ پھر مُلک افریقہ کے عام تعلیمی، لسانی، سیاسی اور تبلیغی حالات سُنائے۔ اور باشندوں کے طرزِ معاشرت کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ (ان کا یہ مضمون مصباح کی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائیگا انشاءاللہ)

آپ نے مزید فرمایا کہ باہر جانے والی بہنوں کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ تبلیغی فریضہ ہرگز سر انجام نہیں دے سکیں گی۔

امۃ الرحیم صاحبہ نے امریکن احمدی بہنوں کے ایمان افروز واقعات سُنائے اور بتایا کہ امریکن نو احمدی عورتیں بعض اُمور میں احمدی مردوں سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ ان ممالک میں پردہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن ہماری یہ احمدی بہنیں دوپٹہ، بند گلے اور لمبی آستینوں کی قمیص، بالالتزام پہنتی ہیں اور موجودہ رو رُخ کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔

اہلیہ صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے بھی شکریہ ادا کرنے کے بعد انگلستان کے حالات سُنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بعض دلچسپ اُمور بیان کئے۔

نصیرہ نزہت صاحبہ نے فرمایا کہ جب میں یہ خیال کرتی ہوں کہ میں پہلی مبلغہ ہوں جو باہر جا رہی ہوں تو جہاں میرا دل مسرت و انبساط سے جھومنے لگتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہے کہ اُس نے مجھے محض اپنے فضل سے یہ دن دکھایا۔ لیکن میرا دل فرائض کی بجا آوری کے احساس سے پریشان سا ہو جاتا ہے، اس لئے میں تمام بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرے لئے استقامت کی دُعا فرمائیں۔!

اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ دین کی ذمہ داری جس طرح مرد پر ڈالی ہے اُسی طرح عورت پر ڈالی ہے۔ اگر احمدی عورتیں غیر احمدی عورتوں میں تبلیغ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ احمدیت کی ترقی کے دن کو بہت قریب نہ لے آئیں۔ اس لئے تمام احمدی بہنوں کو اپنا سب سے پہلا کام تبلیغ کو قرار دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ تقریب دُعا کے بعد ختم ہوئی۔

(رپورٹر)

نامور شخصیتیں!

(۱) قائدِ اعظم محمد علی جناح۔ وہ مردِ مجاہد جس نے اپنوں اور بیگانوں کی مخالفت کے باوجود انگریز اور ہندو کی عیاریوں کو بے نقاب کیا اور مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت پاکستان کو جنم دیا۔

(۲) شیخ سعدی۔ تیرھویں صدی کے مشہور فارسی شاعر جن کی گلستان اور بوستان شہرہ آفاق تصانیف ہیں۔

(۳) ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ پنجاب کے بہترین فلسفی شاعر۔ شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ مشہور تصانیف بانگِ درا، بالِ جبریل، جاوید نامہ، ارمغانِ حجاز اور ضربِ کلیم ہیں۔

(۴) علامہ جلال الدین افغانی۔ افغانی تھے سنہ ۱۲۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ اسلامی ممالک کو سیاسی وحدت میں دیکھنے کی بے حد تڑپ رکھتے تھے اور اسی لئے آپکو "پان اسلام ازم" کی تحریک کا موسس تسلیم کیا جاتا ہے۔

(۵) غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔ ترکی کی جمہوریت کے پہلے صدر اور جدید ترکی کے بانی تھے۔

(۶) ہومر۔ قدیم یونان کا بہت بڑا رزمیہ شاعر۔ (۷) ولیم شیکسپیئر۔ انگلستان کا مقبولِ عام شاعر اور نامور ڈرامہ نویس۔

(۸) ٹیگور۔ بنگال کا بے نظیر شاعر (۹) ٹالسٹائی۔ جدید روسی ادب کی مشہور شخصیت۔

(۱۰) ابراہیم لنکن۔ امریکہ کا پریذیڈنٹ جس نے امریکہ سے غلامی کو دور کیا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ ٹریننگ کلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مجلس مشاورت کے بعد پندرہ روزہ ٹریننگ کلاس لگائی گئی تھی۔ جس میں ۱۰ ممبرات بیرونی لجنات سے اور ۶ ممبرات ربوہ کی لجنہ سے شامل ہوئیں۔ اور سب کی سب کامیاب ہوئیں۔

پڑھائی مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل تھی:۔

(۱) لجنہ اماء اللہ کے قیام کی اہمیت، اس کی غرض اور طریق کار۔

(۲) نماز باترجمہ، سورۂ فاتحہ کا ترجمہ، دعائیں، آخری چند سورتیں اور کشتی نوحؑ۔

(۳) چالیس جواہر پارے (حدیث)

(۴) فقہ کے ضروری مسائل جس میں زنانہ مسائل خصوصیت سے شامل تھے۔

(۵) ہمارے اختلافی مسائل (آسان زبان میں) اور تبلیغ کا طریق، تقریری مشق۔

(۶) تاریخ احمدیت کے موٹے موٹے واقعات۔

(۷) تربیتی امور۔

نتیجہ درج ذیل ہے:۔

۱	بشریٰ بنت بابو محمد حیات صاحب سیالکوٹ	۲۲۰
۲	سیدہ شمیم بنت سید پیر احمد صاحب 〃	۱۶۹
۳	نسیم اختر 〃 〃 〃 〃 〃	۱۷۹
۴	خدیجہ اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم چک ۸۱ ضلع لائلپور	۱۶۲
۵	عزیزہ خورشید اہلیہ محمود احمد صاحب شمس سنٹرل کواپریٹو بنک منڈی بہاء الدین ضلع گجرات۔	۱۹۸
۶	رابعہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعیلہ ضلع گجرات	۲۱۰ دوئم
۷	فرخندہ اختر بنت چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ	۱۷۴
۸	امۃ الحفیظ اختر اہلیہ شیخ فضل الرحمٰن اختر مرحوم ملتان چھاؤنی	۲۰۷ سوئم
۹	اقبال بیگم بنت چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک جھول ریاست بہاولپور۔	۱۴۹
۱۰	سکینہ بیگم والدہ ظہور احمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔	۱۵۹
۱۱	امۃ السلام بنت مولوی عطاء محمد صاحب ربوہ	۲۰۹
۱۲	صدیقہ بنت چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم۔ ربوہ	۲۱۶ اوّل
۱۳	سیدہ صبیحہ کوثر بنت سید ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ	۱۸۰
۱۴	امۃ الحی بنت مولوی عبدالسلام عمر صاحب ربوہ	۲۱۵ سیکنڈ
۱۵	منظور النساء بنت مولوی محمد اسمٰعیل معتبر صاحب ربوہ	۲۰۴
۱۶	امۃ الحفیظ طاہرہ بنت قاضی عبدالعزیز صاحب مرحوم ربوہ	۱۹۴

والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مرکزیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

موسمی بخار

محترمہ طاہرہ صاحبہ بیگم عبدالوہاب صاحب عمر طبیبہ و قابلہ

انگریزی نام ملیریل فیور ۔ Malarial Fever

ایک خاص قسم کے مچھر کے کاٹنے سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ مچھر جب کسی ملیریا بخار والے مریض کو کاٹتے اور اسکا خون پیتے ہیں تو مچھروں کے جسم میں خود یہ زہر نشو ونما پاتا رہتا ہے۔ اسکے بعد یہ جب کسی تندرست آدمی کو کاٹتے ہیں تو اپنا زہر اس شخص کے جسم میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر بخار آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ملیریا کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی روزانہ بخار آتا ہے۔ کبھی ایک دن چھوڑ کر بخار آتا ہے۔ کبھی دوسرے روز۔ گاہے تیسرے یا چوتھے دن۔ ابتدا میں سردی محسوس ہوتی ہے، سر میں درد ہوتا ہے بعض لوگوں کو قے آتی ہے جس میں زرد رنگ کا صفراوی مادہ نکلتا ہے۔ پھر بدن میں حرارت بڑھ جاتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگ گئی ہے۔ تھرمامیٹر لگا کر دیکھا جائے تو حرارت ۱۰۴ درجہ تک معلوم ہو گی۔ بعض لوگوں کو ہذیان اور بچوں میں تشنجی کیفیت ہو گی۔ اسکو بخار کا گرم درجہ کہتے ہیں۔ پھر پسینہ آنا شروع ہوتا ہے اور بخار کم ہو جاتا ہے۔ اسے پسینہ کا درجہ یا درجۂ عرق کہتے ہیں۔ مریض کی بے چینی دور ہو جاتی ہے، طبیعت میں سکون محسوس ہوتا ہے، بالعموم نیند آ جاتی ہے۔

ملیریا بخار کے پورے دورہ کی مدت آٹھ سے بارہ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اس بخار سے طحال (تلی) بڑھ جاتی ہے۔ ٹٹولنے سے تلی بڑھی ہوئی محسوس ہو گی۔ اگر یہ بخار پرانا ہو جائے تو مریض میں خون کی کمی ہوتی ہے اور وہ صورت سے بیمار نظر آتا ہے زبان میلی ہوتی ہے تھوڑا چلنے سے مریض تھک جاتا ہے سانس پھول جاتا ہے جگر بڑھ جاتا ہے۔

ملیریا کا علاج: بیمار کی سیال غذا ہونی چاہیئے۔ مثلاً دودھ سوڈا۔ جو کا پانی۔ املی آلو بخارے کا پانی میٹھا ملا کر۔ ایک آدھ وقت فاقہ کر لیا جائے تو اچھا ہے۔ شروع مرض میں کوئی جلاب مثلاً مگنیشیا پانی میں حل کر کے پلا دیں یا کیا لومل ایک رتی سوڈا بائیکارب ۵ رتی رات کو دیدیں اور صبح مگنیشیا ایک تولہ پانی میں حل کر کے دیدیں۔ اس سے قبض رفع ہو جائیگی، آنتیں صاف ہو جائینگی، لرزہ دور ہو جائیگا اگر سر درد ہو تو اسپرین ۱۰ گرین کھلا دیں۔ اس سے پسینہ آ کر بخار کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ یا مندرجہ ذیل نسخہ دیں۔

اسپرین ۳ گرین۔ فیناسیٹین ۳ گرین کیفین سائٹراس ۲ گرین ملا کر ایسی ایک پڑیہ بوقت ضرورت دیں۔ ہر قسم کی عصبی دردوں میں یہ نسخہ مفید ہے۔

بخار کے اترتے ہی دس گرین کونین مریض کو کھلا دیں۔

بخار کی حالت میں پیلوڈرین کی ایک گولی روزانہ دینا مفید ہے۔

ملیریا سے بچنے کیلئے اس مرض کے اسباب سے واقفیت ضروری ہے۔

مچھر اپنے انڈے پانی پر دیتا ہے اور نمناک جگہ میں وہ پرورش پاتے ہیں۔

اسلئے گڑھے جن میں بدبودار پانی جمع ہوتا ہے مکان سے دور کرا دینے مناسب ہیں۔ پانی کے برتن پندرہ دن میں ایک مرتبہ سکھا کر استعمال کرنے چاہئیں۔ صاف پانی استعمال کرنا چاہیئے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیرہ کی ڈاک!

(۱) ربوہ۔ مکرمی بابو حفیظ الرحمن صاحب واحد تحریر فرماتے ہیں:۔ "کچھ مدت سے خاکسار "مصباح" کا مطالعہ کر رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر رسالہ نئی شان سے، نئے مضامین اور عمدہ منظوم کلام ساتھ لیئے ہوتا ہے۔ ان اشیاء کو پڑھ کر مصباح کی عزت دل میں بڑھ جاتی ہے۔"

(۲) ملتان۔ سید اعجاز احمد شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "نئے دور میں مصباح" نے جس طرح اٹھان کی ہے وہ قابل ستائش ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے بھی بڑھ کر قومی اور ملی خدمت کر سکے اور اس رسالہ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!"

بزم مصباح

(۱) مجھے ایک نظم درکار ہے جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے "اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں" یہ مندرجہ بالا مصرعہ کی پوری نظم کوئی بہن مصباح میں شائع کروا کر ممنون فرما دیں!

(۲) میرے چھوٹے بھائی سید منور حسین بخاری نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے اور ماموں زاد بھائی سید ظفر احمد بخاری نے دسویں کا امتحان دیا ہے۔ مصباحی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعائے کامیابی کی درخواست ہے۔

(۳) ہمیں چھوٹے بچوں کے اونی فراک اور مردانہ سویٹر کی چند ایک آسان اور خوبصورت بنتیاں درکار ہیں۔ ترکیب ذرا واضح کر کے تحریر کریں۔ ممنون ہونگی۔ اگر فراک کی بنتی دو رنگوں کی نیو ڈیزائن کی اور آسان ہو تو تحریر کریں۔ (خاکسار رشیدہ ش الف۔ لاہور)

(۴) میرے بھائی چوہدری عبدالرحیم صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بچی عطا فرمائی ہے۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ مولودہ کی درازی عمر اور خادمہ احمدیت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (خاکسار۔ امۃ الحکیم ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۵۱ء کو اہلیہ صاحبہ مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم محاسب صدر انجمن احمدیہ نے انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے دو صاحبزادے (۱) مرزا احمد شفیع صاحب قادیان میں شہید ہوئے۔ دوسرے مرزا منور احمد صاحب مجاہد امریکہ جو امریکہ میں ہی بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ مرحومہ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ کی نانی اماں تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء کو جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب احمدی پنشنر جو حاجی مولوی محمد الدین صاحب مجاہد (مرحوم) کے والد تھے کچھ عرصہ بیمار رہ کر منٹگمری میں فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ربوہ میں امانۃً دفن کئے گئے ہیں۔ تمام بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اپنا قُرب اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (امۃ اللہ خورشید)

المائدۃ

سوہن حلوہ کی ترکیب

ضروری اشیاء: خالص دودھ ۵ سیر۔ سوجی ایک سیر۔ سبز آٹا ½ پاؤ۔ چینی ایک۔ گھی ½ سیر۔ پستہ، بادام، گری، کشمش حسب ضرورت۔ چاندی کے ورق ۱۰ عدد۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔

ترکیب: کڑاہی میں ۵ سیر دودھ ڈال کر ایک سیر سوجی۔ پاؤ سبز آٹا خوب حل کریں۔ تاکہ کوئی گلٹی وغیرہ نہ رہے۔

پکانے کا طریقہ: دودھ اور سوجی حل کر کے کڑاہی چولہے پر رکھ دیں۔ آگ تیز رکھیں۔ دودھ خشک ہونے پر ا سیر چینی ڈال کر خشک کریں۔ الائچی خورد کے دانے نکال کر ڈالیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا گھی ڈال کر خوب بھونیں۔ جب بادامی رنگ ہو جائے اور گھی چھوڑ دے تو پستہ، بادام، گری اور کشمش ڈال کر اُتار لیں۔ کسی چوڑے برتن میں جما کر چاندی کے ورق لگا کر حسب ضرورت ٹکڑے کاٹ لیں۔ نہایت عمدہ سوہن حلوہ تیار ہو جائے گا۔

والسلام

سیّدہ منوّر سلطانہ ملتان چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱

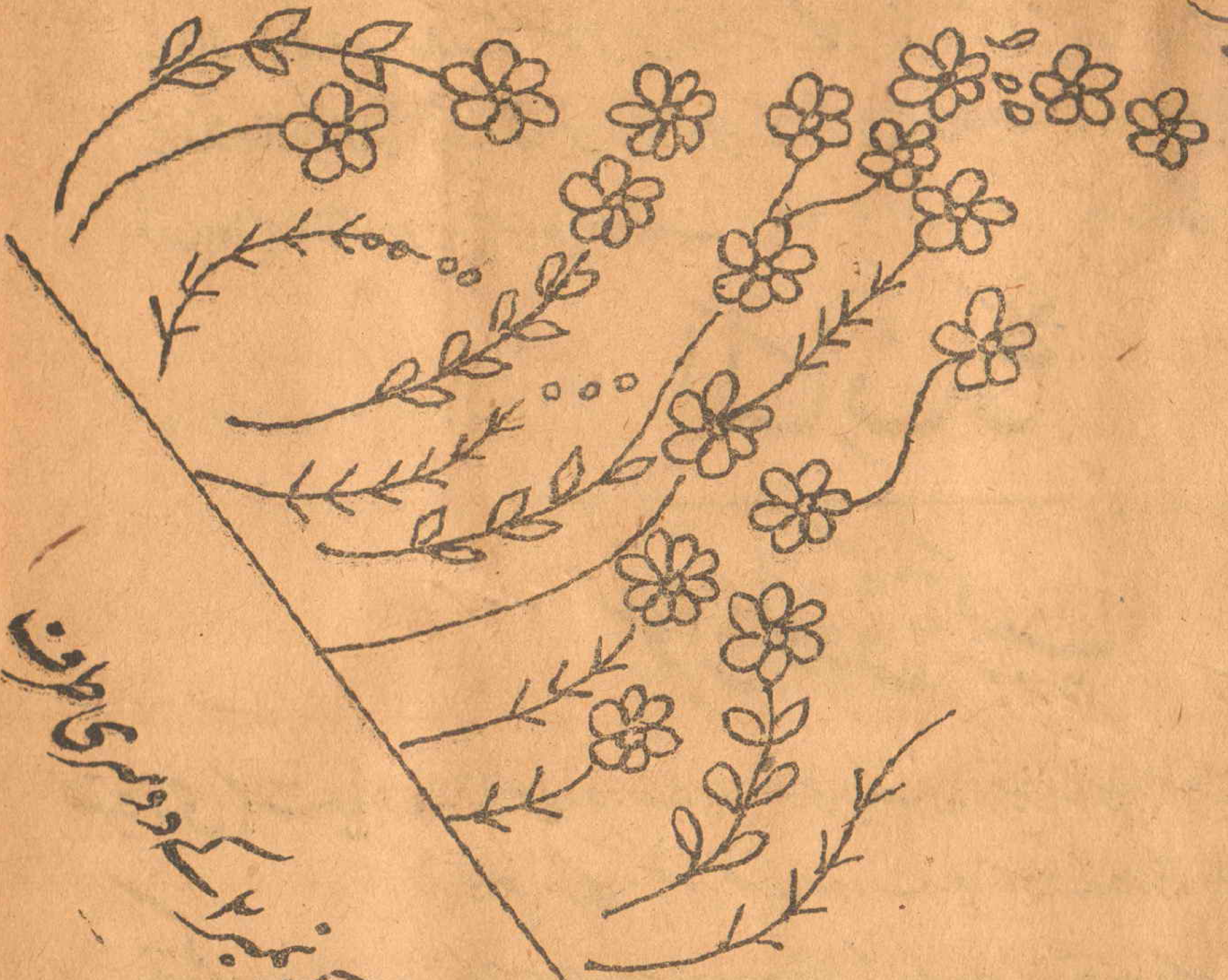

نمبر ۲

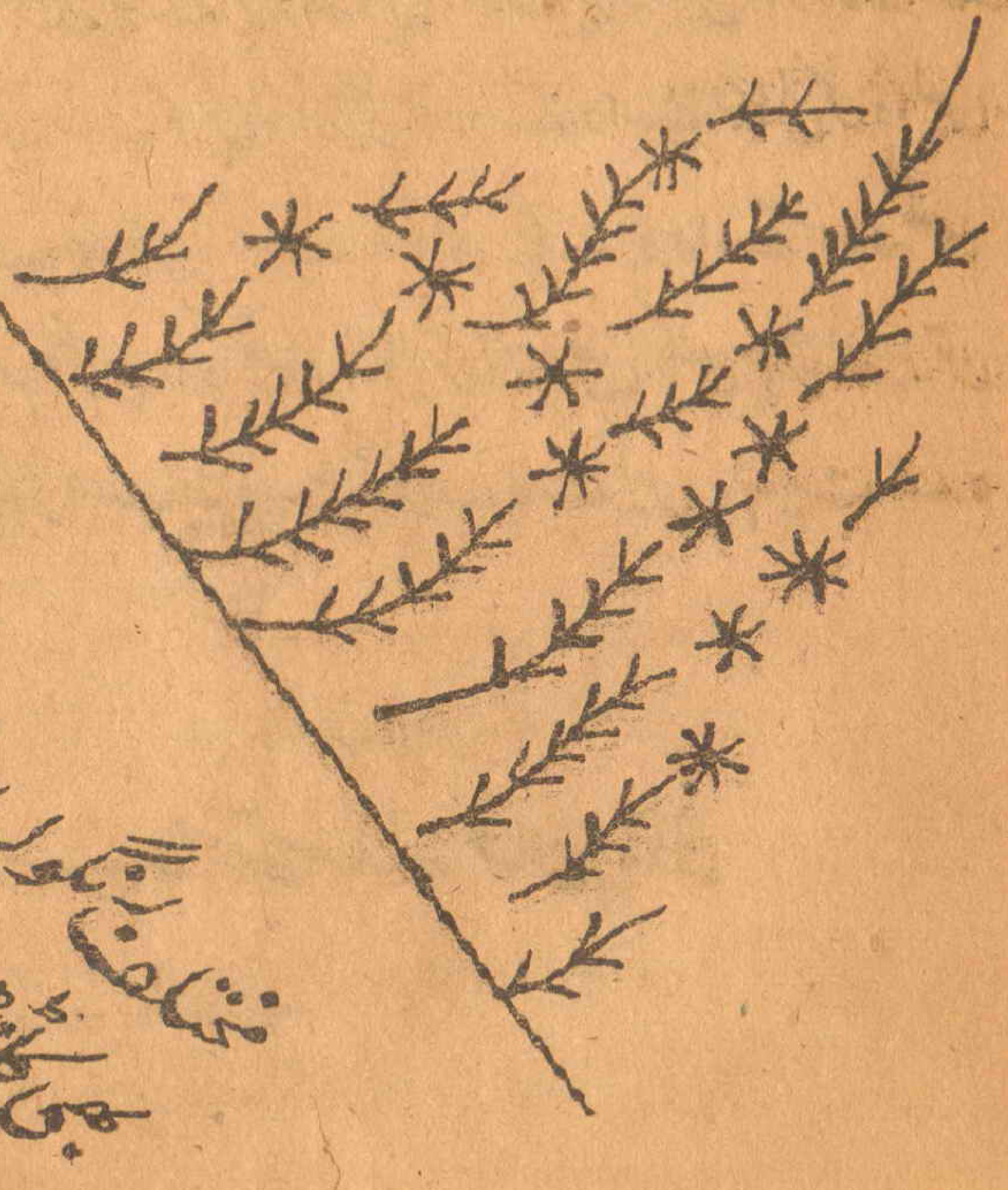

مختلف رنگوں سے نہایت صفائی سے کاڑھیں ۔ نیز نمونہ نمبر ۱ و نمبر ۲ کے دوسری طرف بھی کاڑھیں ۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوں گے ۔

سیدہ سعیدہ بیگم

پشاور ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۹۲۷ ۔ میں طاہرہ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری فرزند احمد صاحب ساکن چک ۹ شمالی جنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/ اگست سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات طلائی وزنی ۲ ۳۳ / ۱ تولے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور میرے مرنیکے بعد میری جو جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ طاہرۃ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری فرزند احمد صاحب چک ۹ شمالی جنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری فرزند احمد بی۔ اے خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری عنایت اللہ خاں والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری محفوظ الرحمن واقف زندگی برادر موصیہ۔

نمبر ۱۲۹۲۹ ۔ میں سلیم احمد ولد مختار احمد خاں صاحب منہاس ساکن محلہ کتیا لاں وارڈ ۱۳ مکان ۱۲ ۶۲ چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/ جنوری سنہ ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ایک کریانہ کی دکان ہے جس سے ماہوار ۵۰/- روپیہ آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بعد وصیت کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ سلیم احمد محلہ کتیا لاں وارڈ ۱۳ مکان ۱۲ ۶۲ چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین محلہ گڑھا کوچہ سنگووال مکان ۱۸۶/۱۴ چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ ایم۔ عبد الرحمن کوٹہ۔

نمبر ۱۲۲۸۷ ۔ میں محمد شریف ولد نواب الدین قوم گجر ساکن چک ۸۱ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم تین بھائی ہیں۔ بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی غیر احمدی ہیں۔ ہم تینوں بھائیوں کا گذارہ زمیندارہ پر موقوف ہے اور بڑا بھائی ہی میرے گھر کے خورد نوش اشیاء ضرورت کا ذمہ دار ہے۔ نقد روپیہ تقسیم نہیں ہوتا۔ تاہم میں اقرار صحیح کرتا ہوں کہ ماہوار مبلغ دو روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل بعد وصیت کرتا رہونگا اور حسب توفیق اس پر زیادتی کرتا رہونگا اور جائداد کی تقسیم پر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو نمبر دوں گا۔ جائداد کی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کرنیکی کوشش کروں گا۔ العبد:۔ محمد شریف بقلم خود فرقان فورس۔ گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان واقف زندگی فرقان فورس۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ سیکرٹری مال فرقان فورس۔

نمبر ۱۲۳۲۸ ۔ میں زینب بیگم زوجہ مرزا عبد الجلیل صاحب مکان ۸۲۲۱/۱ ٹمبل روڈ نوشہرہ ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور صوبہ سرحد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ اور زیورات طلائی قیمتی ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ الامۃ:۔ زینب بیگم نوشہرہ۔ گواہ شد:۔ (کپتان ملک) خادم حسین پی۔ اے سی سنٹر نوشہرہ۔ گواہ شد:۔ عبدالجلیل بقلم خود خاوند موصیہ نوشہرہ۔

نمبر ۱۲۴۳۶ – میں جنت بی بی زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب سکنہ چک $\frac{۴۹۷}{\text{ج ب}}$ شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۴۹}$ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور کلپ طلائی ½ تولہ قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب چک $\frac{۴۹۷}{\text{ج ب}}$ شور کوٹ روڈ جھنگ۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ دولت خان سیکرٹری مال جماعت چک $\frac{۴۹۷}{\text{ج ب}}$ شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۴۳۷ – میں غلام محمد ولد حاجی نور احمد صاحب ساکن چاہ شیخ واہ ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۹}{۴۹}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ غلام محمد چاہ شیخ واہ۔ ملتان۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ حاجی نور احمد والد موصی (بقلم خود)

نمبر ۱۲۴۹۱ – میں چوہدری میرا ولد چوہدری نبی بخش صاحب ساکن چک $\frac{۳۹۰}{\text{W.B}}$ ڈاکخانہ کوٹلی نجابت ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۹}{۴۹}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی بیل قیمتی ۱۰۵/- روپے۔ دو عدد بکریاں قیمتی ۶۵/- روپیہ۔ ایک گاڑی قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ کل رقم ۲۲۰/- روپیہ بنتی ہے اسکے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت اپنی زندگی میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری میرا ولد چوہدری نبی بخش چک $\frac{۳۹۰}{\text{W.B}}$ ڈاکخانہ کوٹلی نجابت ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ عبدالحی جمعدار نمبردار۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع ملتان۔

نمبر ۱۲۴۹۹ – میں رحمت جان زوجہ مولوی احمد خان صاحب نسیم ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۴۹}$ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد غیر منقولہ و منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ۴۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اور کان کے بالے قیمتی ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کے طور پر ادا کر دوں تو وہ میری وصیت سے منہا کر دیجائے گی۔ الامۃ:- رحمت جان بقلم خود اہلیہ مولوی احمد خاں صاحب نسیم ربوہ۔ گواہ شد:- احمد خاں نسیم مولوی فاضل خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۵۰۰ — میں امۃ السلام زوجہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ ایک ماشہ قیمتی ۸۷۵/- روپیہ ہے۔ مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد میرے مرنیکے بعد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر کوئی رقم حصہ وصیت کے طور پر ادا کروں تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دیجائیگی۔ الامۃ:- امۃ السلام زوجہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم ربوہ۔ گواہ شد:- لعل شاں بقلم خود جنگا بنگیال براستہ گوجر خان راولپنڈی۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۶۰۵ — میں زینب بی بی زوجہ چوہدری عبدالرحمن صاحب کشمیری سکنہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد اور زیور وغیرہ نہیں ہے۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا ماہوار جیب خرچ بھی ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ مذکور۔ گواہ شد:- محمد یوسف مسجد فضل لائلپور۔ گواہ شد:- عبدالرحمن نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور۔

نمبر ۱۲۶۰۹ — میں سید سعید احمد ولد سید ناظر حسین صاحب سکنہ کالو والی سیداں ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۶۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے پاس اسوقت ۶۶۴/- روپے نقد اور ۱۰۰۰/- روپے کے پرسین فیکٹری کے حصص ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ میں انشاء اللہ ادا کر دونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- سید سعید احمد موصی مذکور۔ گواہ شد:- عبدالرحمن کنٹونمنٹ بورڈ ویسٹ گلاسٹر روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد:- عبدالحمید خاں ہیڈ ماسٹر کنٹونمنٹ بورڈ ویسٹ سکول گلاسٹر روڈ کوئٹہ۔

نمبر ۱۲۶۲۶ — میں امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری محمد طفیل صاحب کھوکھر ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ زیورات طلائی وزنی چھ تولہ قیمتی ۶۰۰/- روپیہ۔ سونا جو ابھی تک زیور کی شکل میں نہیں ہے اسکی قیمت خرید ۳۰۰/- زیورات چاندی قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ کل جائداد قیمتی ۱۴۵۰/- روپیہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الراقمہ :- امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری محمد طفیل صاحب معرفت فضل عمر کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ۔ گواہ شدہ :- چوہدری محمد طفیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۹۸ :- میں عبد القادر ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ربوہ حال گنڈا سنگھ والا ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت ربوہ میں ایک کنال زمین لی ہوئی ہے۔ جسکی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد -/۶۷ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- عبد القادر۔ گواہ شد :- مرزا محمد صدیق بیگ امیر جماعت احمدیہ قصور۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :- صالحہ نسیم اہلیہ موصی مذکور۔

نمبر ۱۲۹۲۴ :- میں محمد صدیق ولد مولوی نور الدین صاحب مسجد احمدیہ اوکاڑہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ درزی کا کام کرکے ماہوار اندازاً -/۳۰ روپیہ کما لیا کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- محمد صدیق ابن مولوی نور الدین صاحب امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :- نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۲۹۲۵ :- میں شمس الدین ولد مولوی نور الدین صاحب مسجد احمدیہ اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ درزی کا کام کرکے ماہوار اندازاً -/۳۰ روپیہ کما لیا کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار [illegible] حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- شمس الدین ابن مولوی نور الدین صاحب امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :- نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۲۹۲۶ :- میں شیخ رحیم بخش ولد شیخ دیوان احمد صاحب ساکن اوکاڑہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس مبلغ یکصد -/۱۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ علاوہ ازیں میرے لڑکے کی طرف سے مجھے دس -/۱۰ روپئے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذکورہ بالا رقم ادا رہا ہوں اور حسب خرچ کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نقد روپیہ کا حصہ جلد ادا کر دوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد۔ شیخ رحیم بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ نور الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۲۹۳۱ ۔ میں شیخ محمد الدین صاحب ولد شیخ کریم بخش صاحب ساکن دیپالپور خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنال زمین قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ربوہ میں ہے۔ اور تجارتی مال اندازاً -/۲۰۰۰ روپیہ بمع دکان واقعہ دیپالپور میں ہے۔ اس کے علاوہ زیرہ ضلع فیروزپور میں ایک چمڑہ رنگنے کی مشین قیمتی -/۸۰۰ روپیہ اور بازار میں ایک دکان قیمتی -/۳۰۰ تھی جو پارٹیشن کے باعث ہندوستان ہی میں رہ گئی ہے میں مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکے علاوہ تجارت کے ذریعہ ماہوار [illegible] روپیہ منافع ہو جاتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: محمد الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید بشیر احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۱۲۹۳۲ ۔ میں سیدہ زینب بی بی زوجہ سید سردار علی شاہ صاحب ساکن دھرگی میانہ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ اور زیورات قیمتی -/۱۶۰ روپیہ ہے۔ میں اسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ پاکستان میں ایک ایکڑ زمین عارضی الاٹ ہوئی ہے اسکی آمدنی کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: زینب بی بی۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل امام مسجد احمدیہ دھرگی میانہ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: سید سردار علی شاہ دیہاتی مبلغ خاوند موصیہ ۔

نمبر ۱۲۹۳۳ ۔ میں قریشی منظور احمد ولد قریشی عبد العزیز صاحب محلہ گوبند پورہ گلی ۲ چوک ۷ لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری مشترکہ جائداد صرف ایک مکان کا ملبہ قیمتی اڑھائی صد روپیہ ہے اسکے نصف حصہ یعنی -/۱۲۵ روپیہ کا میں مالک ہوں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمدنی مبلغ -/۶۰ روپیہ پر ہے۔ میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: منظور احمد محلہ گوبند پورہ گلی ۲ چوک ۷ لائلپور شہر۔ گواہ شد: فضل الدین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۵۴ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد: غلام حسین احمدی اوورسیئر منیجر احمد برادرز کارخانہ بازار لائل پور۔

نمبر ۱۲۹۳۶ ۔ میں چوہدری بشیر احمد ولد ڈاکٹر شاہنواز صاحب ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے قریباً -/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہوجاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ بشیر احمد بھٹی بقلم خود ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم درد ناظر امور خارجہ +

نمبر ۱۲۹۳۹۔ میں بہادر علی ولد میاں عظیم صاحب مرحوم ساکن شمس آباد ڈاکخانہ پتوکی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس یکصد روپیہ نقد موجود ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود بہادر علی۔ گواہ شد:۔ محمد حسن بقلم خود موصی مذکور کا فرزند۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ میاں گھسیٹا امیر جماعت احمدیہ شمس آباد۔ گواہ شد:۔ احمد الدین۔

نمبر ۱۲۹۴۰۔ میں سعیدہ خانم زوجہ ملک ریاض احمد صاحب سکنہ دھرمپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ۷ تولہ سونا قیمتی -/۲۵۶۵ روپیہ اور حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ سعیدہ خانم۔ گواہ شد:۔ ریاض احمد خاوند موصیہ۔ دھرمپورہ۔ میو روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ عبدالوحید سلیم گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی ۹/۵ لاہور۔

نمبر ۱۲۹۴۱۔ میں سارہ قدسیہ زوجہ رشید احمد صاحب امریکی ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت -/۲۵۰ روپیہ کا زیور ہے اور میرا مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ نیز ماہوار جیب خرچ -/۵ روپیہ ملتا ہے۔ ان سب کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنیکے بعد کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اسکی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ:۔ سارہ قدسیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خلیل والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ رشید احمد امریکن (دستخط انگریزی)

نمبر ۱۲۹۴۲۔ میں سید محمد داؤد ولد سید محمد یامین شاہ صاحب ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۳۹ روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد:۔ سید محمد داؤد ولد سید یامین شاہ صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ۔ گواہ شد:۔ رمضان علی کارکن نظارت علیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:۔ محمد سعید اللہ منہاس کارکن نظارت علیا۔

نمبر ۱۲۹۴۹ ۔ میں شیخ محمد عمر ولد شیخ فضل کریم صاحب (ملازم) خزانچی کارخانہ شیخاں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۱۵/۸/۔ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد عمر خزانچی کارخانہ شیخاں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ سید سلطان محمد شاہ سیکرٹری تعلیم و تربیت ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد:۔ (دستخط انگریزی) انگلش ٹیچر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

نمبر ۱۲۹۵۰ ۔ میں عبدالحق ولد حاجی عیسیٰ صاحب ساکن ربوہ کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد مبلغ ۳۹/۔ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اسکی بھی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد اور ثابت ہوگی اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالحق کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: ناصر احمد ارشد کلرک دار القضاء۔ گواہ شد:۔ دوست محمد جامعۃ المبشرین ربوہ۔

نمبر ۱۲۹۵۲ ۔ میں غلام احمد واقف زندگی ولد ملک معراج دین صاحب ساکن ناتوڈ و گرڈ اکھارہ چوہنگ ضلع لاہور حال معرفت یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کنری ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائداد نہیں ہے۔ بحیثیت واقف زندگی انجمن کی طرف سے ۴۵/۔ روپیہ وظیفہ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جدید جائداد پیدا کرونگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اگر میرے مرنیکے بعد میری کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام احمد واقف زندگی معرفت یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کنری ضلع میرپور خاص سندھ۔ گواہ شد:۔ سید سعید احمد واقف زندگی کنری سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد عادل خان واقف زندگی کنری سندھ۔

نمبر ۱۲۹۵۳ ۔ میں حسین بی بی بیوہ جھنڈے خاں صاحب معرفت محمد حسین برادر حقیقی مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۴۵ سنت نگر نہرو پارک لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ ۳۰۰/۔ صرف نقد موجود ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ حسین بی بی بقلم خود مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۴۵ سنت نگر نہرو پارک لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد حسین حقیقی بھائی موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ اکرام الحق انور فرزند حقیقی موصیہ مذکور۔

نمبر ۱۲۹۵۴ ۔ میں مرزا بشارت احمد ولد مرزا نذیر حسین صاحب ۷۱ گوالمنڈی روڈ متصل چوک شاہ ابو المعالی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرے والد مجھے بطور جیب خرچ مبلغ ۵/- روپے ماہوار دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: مرزا البشارت احمد معرفت مرزا نذیر حسین صاحب ۲۷ گوالمنڈی روڈ متصل چوک شاہ ابوالمعالی لاہور۔ گواہ شد: مرزا نذیر حسین والد موصی ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۹۵۸ میں سید صفی اللہ شاہ ولد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سکنہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں چونکہ طالبعلم ہوں جو مجھے گزارہ ملتا ہے اُس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا انشاء اللہ۔ اور مستقل آمدنی ہونے کی صورت میں بھی حسب حالات ادا کروں گا۔ میرا اس وقت جیب خرچ ۵۰/- روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: سید صفی اللہ شاہ ابن سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ۔ گواہ شد: ملک فیض الرحمن فیضی ایم۔اے ٹی۔آئی کالج لاہور۔ گواہ شد: زین العابدین والد موصی۔

نمبر ۱۲۹۶۰ میں سید کمال یوسف ولد سید محمد سعید یوسف صاحب طالبعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری ذاتی جائداد کچھ بھی نہیں ہے اگر وفات کے بعد کچھ جائداد ثابت ہو تو میں تیسرے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنے ماہانہ وظیفہ مبلغ ۲۷/- کا دسواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: سید کمال یوسف طالبعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔ گواہ شد: عبد الحق واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد: ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

نمبر ۱۲۹۶۵ میں سید قمر الحق ولد حکیم سید عبد الہادی صاحب بہاری حال سکنہ سکندر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۴۴/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: سید قمر الحق بقلم خود کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: محمد قاسم بنگالی واقف زندگی بلاک ب ربوہ۔ گواہ شد: سید علی احمد انبالوی ربوہ۔

نمبر ۱۲۹۶۶ میں شیخ محمد اقبال ولد شیخ دین محمد صاحب ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ دکان منیاری میں ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد وصیت کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کیا جائیگا۔
العبد: محمد اقبال مہاجر ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد: سید
ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: شیخ محمد شریف سیکرٹری وصایا
اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۲۹۶۹ - میں صغراں بیگم زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب ساکن اوکاڑہ
ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حق مہر -/۲۰۰ روپیہ بذمہ خاوند
زیور طلائی وزنی سوا پانچ تولہ قیمتی -/۸/-۲۷۴ روپیہ زیور نقرئی وزنی ۴۲ تولہ
قیمتی -/۴۲ روپیہ اور نقد -/۵۰ روپیہ۔ کل جائداد کی قیمت -/۸/-۵۹۶ کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور
جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ
وصیت حاوی ہوگی لیکن مجھے خاوند کی طرف سے دس روپیہ بطور جیب خرچ ملتا
ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات
ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا
کر دیا جائیگا۔ الامۃ: بقلم خود صغراں بیگم۔ گواہ شد: (دستخط)
شیخ بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۹۷۱ - میں آمنہ بی بی مہاجرہ زوجہ شیخ نور احمد صاحب ساکن اوکاڑہ
خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حق مہر -/۴۰ روپیہ جو خاوند سے وصول
کر چکی ہوں زیور طلائی وزنی ۱۲ تولہ پانچ ماشہ قیمتی -/۸/-۱۸۲۴ زیور نقرئی ۱۲ تولہ
قیمتی -/۲ روپیہ اور نقد مبلغ -/۲۴۰ روپیہ۔ ایک عدد مشین سلائی کی بھی ہے کل
قیمت -/۲۰۷۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکے علاوہ
مبلغ -/۱۰ روپیہ ہوار خاوند کی طرف سے مجھے جیب خرچ ملتا ہے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت
کرتی ہوں۔ نیز اپنی آمد کا ۱/۳ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتی رہونگی۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔
الامۃ: نشان انگوٹھا آمنہ بی بی۔ گواہ شد: شیخ نور احمد خاوند موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۹۷۲ - میں عالم بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب سکنہ محل نگرا ڈاکخانہ
ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف -/۷۰۰ روپیہ بذمہ نواب اکبر احمد
خان صاحب اور -/۱۵۰۰ روپیہ بذمہ نواب عبداللہ خان صاحب قرضہ ہیں اسکے ۱/۳ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میری کوئی
جائداد یا آمدنی ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
مہر وصول کر چکی ہوں زیور کوئی نہیں ہے۔ الامۃ: عالم بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب
سکنہ نگرا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری بشیر احمد سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: شاہ احمد سعید ربوہ بلاک ا +

نمبر ۱۲۸۶۶ - میں مرزا بیگم زوجہ میاں محمد یعقوب صاحب عمر ۴۶ سال لنگرخانہ ربوہ۔
ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۲-۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ
ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا
ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی
جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی
وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: مرزا بیگم اہلیہ میاں محمد یعقوب صاحب ربوہ بلاک ب۔ گواہ شد: محمد یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

V.P.

تعاو... البرّ والتقویٰ

جن بہنوں نے مصباح کی اشاعت بڑھانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہے اُن کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ شائع کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مکرمہ صالحہ صاحبہ پنڈی بھٹیاں۔ ۴ خریدار

۲۔ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی۔ ۶ خریدار

۳۔ بیگم چوہدری سید محمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ۔ ۴ خریدار

۴۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ربوہ۔ ۲ خریدار

نیز محترمہ سیدہ سعیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد منظور احمد صاحب نے اپنے بھائی سید مبارک احمد صاحب مانسہرہ کے بخیریت لنڈن پہنچنے کی خوشی میں ۵ روپے اعانت مصباح میں ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)